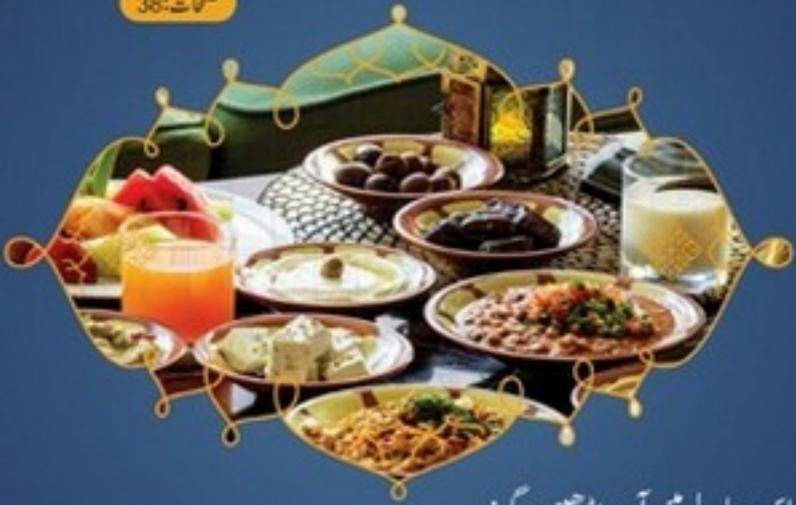


کھانے کے آداب اور دیگر اہم مسائل پر مشتمل ایک بہترین رسالہ



کھانے اور کھلانے کے بارے میں سوال جواب

38: مسائل



اس رسالے میں آپ پڑھیں گے:

- 31 • کھانا پکانے کے مدنی پھول 02 • مسہد اور مختلفین سے متعلق مدنی پھول
- 35 • کھانا لگانے کے مدنی پھول 03 • مسہد کے آداب سے متعلق پانچ سوال جواب
- 36 • کھانا کھانے کے مدنی پھول 07 • اجنامی اسکاف کے اخراجات سے متعلق شرعی راہ نمائی

چیکنگل

المدرسة العالمية

Islamic Research Center

مجمعہ علوم و تحقیقات اسلامی (دعوتِ اسلامی)

ابتدائیہ

کہا جاتا ہے کہ ”انسان بظاہر آزاد پیدا ہوتا ہے لیکن ساری زندگی نظر نہ آنے والی زنجیروں میں قید رہ کر گزار دیتا ہے، اسے کبھی وضع داری کا بھرم ہوتا ہے تو کبھی مروتِ دامن گیر رہتی ہے!“ بے شک یہ ایک حقیقت ہے لیکن جب کوئی شخص اپنی وضع داری کو مذہبی رنگ میں ڈھال کر سنتوں کا پیکر بن جائے تو اس کی شخصیت مزید نکھر جاتی ہے، معاشرہ اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا، اس کی آخرت بہتر ہوتی اور نامہ اعمال میں نیکیوں کے اضافے کا سبب بنتا ہے۔ چونکہ کھانا بھی انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ایک اہم ضرورت ہے اور بعض اوقات معاشرے میں بسنے والے لوگ کسی کے بھی کھانے کے انداز کو اس کی شخصیت پر کھنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں اگر تو وہ ادب و آداب (Manners) کے ساتھ کھانا کھاتا ہے تو اس کو اچھی شخصیت کا مالک سمجھتے ہیں بصورت دیگر وہ ان کی نظروں سے اتر جاتا ہے۔

زیرِ نظر رسالہ ”کھانے اور کھلانے کے بارے میں سوال جواب“ میں انفرادی و اجتماعی طور پر کھانے کے آداب، مسجد میں کھانے کی احتیاطیں اور چندے کی رقم سے کھانے وغیرہ سے متعلق اہم مسائل و آداب کا ذکر ہے جس کو شعبہ ”ملفوظات امیرِ اہل سنت“ نے شیخ طریقت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَیَہ کے مدنی مذاکروں کی روشنی میں مرتب کیا ہے، نیز رسالے کے آخر میں ”مسجد کے آداب“ سے متعلق مفید سوال جواب اور ”اعتکاف و نگر رضوی“ کے اخراجات کے چندے کے بارے میں ضروری احکام و مسائل پر مشتمل دارالافتاء اہل سنت کا فتویٰ بھی موجود ہے۔

شعبہ ملفوظات امیرِ اہل سنت

المدينة العلمية

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کھانے اور کھلانے کے بارے میں سوال جواب

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۳۷ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے ان شاء اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

﴿﴾ دُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيْلَتِ ﴿﴾

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک بروز قیامت اس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا میں باکثرت درود پاک پڑھے ہوں گے۔^(۱)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ!

کھانا پکانے کے مدنی پھول

﴿﴾ کھانا پک کر لیجئے ﴿﴾

سوال: کھانے کو ضائع ہونے سے بچانے کا کیا طریقہ ہے؟^(۲)

جواب: کھانا پک کر پکائیے اور ناپ کر ہی تقسیم فرمائیے۔ مثلاً 92 طلبا کیلئے بریانی بنانی ہے، چونکہ ایک کلو چاول میں عموماً 8 افراد کھا لیتے ہیں تو 12 کلو چاول کی بریانی بنا لیجئے۔ سب کو تھال میں اتنا اتنا کھانا دیجئے کہ سیری بھی ہو جائے اور بچ بھی نہ رہے۔ یوں ان شاء اللہ کافی سہولت رہے گی اور کھانے کا ضیاع بھی کم ہو گا۔ صحیح اندازہ لگائے بغیر پکانے سے یا تو کم پڑ جاتا ہے یا بہت سا رنج جاتا ہے۔ بچی ہوئی بریانی دوبارہ گرم کر کے کھائی جائے تو اس میں لذت کم ہو جاتی ہے۔

[۱]..... فردوس الاخبار، باب البیاء، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰۔ [۲]..... آداب طعام، ص ۵۶۷۔

﴿﴾ اگر پکاتے ہوئے کھانا جل جائے تو اس کا ذمہ دار کون؟ ﴿﴾

سوال: اگر باورچی کھانا جلادے تو کیا اس کو مُعاف ہے؟ (1)

جواب: نہیں، باورچی کہ اُجرت لیکر پکا رہا ہے وہ اس کا ذمہ دار ہے۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں: باورچی نے کھانا خراب کر دیا یا جلادیا یا کچا ہی اتار دیا تو اُسے کھانے کا ضَمَان (یعنی جو کچھ نقصان ہو اوہ) ادا کرنا ہو گا۔ (2) یہاں ذمہ دار ان غور فرمائیں کہ اگر باورچی نے ضَمَان ادا نہ کیا تو قوم کے چندے کے معاملہ میں آپ ”آنکھ آڑے کان“ نہیں کر سکتے۔ اگر آپ کی ذاتی رقم ہوتی تو شاید ایک ایک پائی وصول کرتے، لہذا اس وقف کی رقم کے نقصان کا ضَمَان بہر حال دینا ہو گا یعنی کھانا خراب ہونے کے سبب جتنی رقم کا نقصان ہو اوہ ادا کرنا ہو گا۔ ”چلے آئندہ خیال رکھیں گے“ یہ کہہ دینے سے چھٹکارا نہیں ہو سکتا پچھلا سارا حساب بھی چُکانا ہو گا۔

کھانا لگانے کے مدنی پھول

﴿﴾ مہمان کے لیے میزبان کھانا نہ نکالے ﴿﴾

سوال: بعض اوقات میزبان اپنے مہمان کو بار بار کھانے کا کہتے ہیں، جس کی وجہ سے مہمان کونہ چاہتے ہوئے بھی اپنے معمول سے زیادہ کھانا پڑتا ہے۔ آپ اس بارے میں راہ نمائی فرما دیجئے کہ کیا یہ درست ہے؟ (3)

جواب: میزبان اپنے مہمان سے بار بار کھانے کا کہنے کے بجائے صرف تین بار مختلف مواقع پر کھانے کا کہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ”احیاء العلوم“ میں فرماتے ہیں: بار بار کہنے سے ہو سکتا ہے وہ بے چارہ مُرَوّت میں زیادہ کھالے اور پیٹ خراب ہونے کی وجہ سے آزمائش میں پڑ جائے۔ (4) نیز مہمان کی پلیٹ میں میزبان اپنے ہاتھ سے نکال

[1]..... آداب طعام، ص ۵۹۱۔ [۲]..... تنویر الابصار، کتاب الاجارۃ، ۲۸/۹۔ [۳]..... ملفوظات امیر اہل سنت، قسط ۲۵۔

[۴]..... احیاء العلوم، کتاب آداب الاکل، الباب الثانی، ۹/۲۔



کر ڈالے اس کو بہارِ شریعت میں منع لکھا ہے، لہذا مہمان کو یہ تو کہے کہ اور کھا لیجیے مگر از خود اس کی پلیٹ میں نہ نکالے۔^(۱) مگر آج کل تو یہ بہت ہے کہ اپنے ہاتھ سے مہمان کی پلیٹ میں زبردستی ڈال دیتے ہیں۔ میرے ساتھ بھی بعض اوقات ایسا ہوتا ہے تو آزمائش ہو جاتی ہے۔

اگر میزبان از خود مہمان کی پلیٹ میں کھانا نکالتا ہے تو مہمان کو یہ تکلیف بھی ہو سکتی ہے کہ وہ چاول نکالنا چاہتا تھا اور میزبان خوب مصالحوں والی بریانی اس کی پلیٹ میں بھر دے اب مہمان اگر میزبان کے ”لیجیے، کھائیے“ جیسے مدنی پھول سن کر اس کا مان رکھتا ہے تو پیٹ کا مان جاتا ہے کیونکہ مصالحوں میں جا کر جو ہڑتال کریگا اس کے الگ ہی مسائل ہوں گے اور اگر نہ کھائے تو میزبان اس کو کچھ نہ کچھ مدنی پھول دیتا رہے گا۔

کھانے اور کھلانے کا نظم و ضبط سیکھنا ہو تو۔۔۔ ﴿﴾

سوال: تقریبات یا لنگر عام میں کھانے اور کھلانے کے نظم و ضبط کا مظاہرہ نظر نہیں آتا، اس کی کیا وجہ ہوتی ہے؟^(۲)

جواب: ایسا تربیت کی کمی اور علمائے کرام و دینی ماحول سے دُوری کی وجہ سے ہوتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بات کروں تو یہاں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (کراچی) میں ہزاروں اسلامی بھائی لنگر تناول کرتے ہیں اور 100 سے زیادہ دیگوں کا کھانا کیا جاتا ہے، لیکن کوئی لوٹ مار یا شور شرابا نہیں ہوتا، سب مل جل کر کھاتے ہیں۔ ہفتہ وار اجتماع میں ہر جمعرات کو حلقوں میں کھانے کی ترکیب ہوتی ہے، اسی طرح رمضان المبارک میں ہزاروں معتکفین سحری و افطاری کرتے ہیں، لیکن نظم و ضبط میں کہیں خلل نہیں آتا، سب اپنی جگہ بیٹھے ہوتے ہیں، خیر خواہ اسلامی بھائی انہیں کھانا پیش کرتے ہیں اور سب تسلی

﴿﴾ بہارِ شریعت، ۳/۳۹۳، حصہ: ۳، ماخوذ از [۲] ملفوظات امیر اہل سنت، قسط ۷۲۔



سے کھاتے ہیں۔ بالفرض کھانا ختم ہو جائے تب بھی کوئی مارا ماری یا لڑائی نہیں کرتا۔ یہ سب تربیت اور مدنی ماحول کی بَرَکت ہے۔

جو لوگ تقریبات وغیرہ میں مارا ماری کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ فیضانِ مدینہ میں رَمضانِ شریف میں اعتکاف کر لیں، یاربیع الاول شریف کے مہینے میں 12 مدنی مذاکروں کا سلسلہ شروع ہو گا جن میں شرکت کے لئے مختلف ملکوں اور شہروں سے عاشقانِ رسول 12 دن، 10 دن اور تین دن کے لئے تشریف لاتے اور تینوں ٹائم کا کھانا تناول کرتے ہیں، تو ان دنوں میں فیضانِ مدینہ آجائیں اور Discipline (نظم و ضبط) دیکھ لیں کہ کتنے پیارے انداز سے لنگر کھایا اور کھلایا جاتا ہے۔ جب قریب سے یہ نظم و ضبط دیکھیں گے تو ان شاء اللہ سیکھ جائیں گے۔ Discipline تو اسلام اور مسلمان کا حُسن ہے جو ہمیں پانچ وقت کی نمازوں سے سیکھنے کو ملتا ہے۔ فیضانِ مدینہ میں آنے کا فائدہ یہ بھی ہے کہ یہاں مختلف زبانوں اور قوموں سے تعلق رکھنے والے افراد جیسے بلوچی، پنجابی، پٹھان اور سندھی وغیرہ سب آپ کو ایک ساتھ بغیر کسی تعصب کے ملے بیٹھے نظر آئیں گے، کیونکہ جب انہوں نے عربی آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا کلمہ پڑھ لیا تو سب ایک ہی آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے چاہنے والے اور ایک ہی آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے غلام بن گئے۔

دامنِ مصطفیٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا

جس کے حضور ہو گئے اُس کا زمانہ ہو گیا

﴿﴾ روٹیوں کو چھری سے کاٹنا کیسا؟ ﴿﴾

سوال: شادی بیاہ کے موقع پر روٹیوں کو چھری سے کاٹا جاتا ہے کیا یہ دُرُست ہے؟^(۱)

جواب: شادی بیاہ کے موقع پر غالباً تافان اور نان وغیرہ چھری سے کاٹ کر چار ٹکڑے کر کے مہمانوں کو پیش کیے جاتے ہیں، اگر چھری سے ٹکڑے نہ کریں تو کیا قینچی سے کریں؟ گوشت بھی تو چھری سے ہی کٹتا ہے اور جانور بھی چھری سے ہی ذبح ہوتا ہے۔ جب اس پر کسی کو اعتراض نہیں تو پھر روٹی کو چھری سے کاٹنے پر کیا مسئلہ ہے؟ شادی میں چونکہ تھوڑا ٹیپ ٹاپ ہوتا ہے اور یہ ٹیپ ٹاپ ناجائز بھی نہیں۔ اگر روٹی کو ہاتھ سے توڑیں گے تو صفائی میں خلل پڑے گا جبکہ چھری سے کاٹنے میں صفائی زیادہ رہے گی لہذا مہمانوں کو زیادہ صفائی والے طریقے سے کھانا پیش کرنا اچھا ہے۔

(اس موقع پر نگران شوریٰ نے فرمایا: تافان وغیرہ روٹیوں کو کسی ڈش یا ٹرے پر رکھ کر چھری سے کاٹا جاتا ہے جس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ کاٹنے کے دوران روٹیوں کے ذرات اسی برتن میں گرتے ہیں اور یوں ضائع ہونے سے بچ جاتے ہیں جبکہ ہاتھ سے توڑنے میں ان ذرات کے ضائع ہونے کا اندیشہ زیادہ ہے۔

(امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے ارشاد فرمایا: روٹیوں پر تیل بھی لگوائے جاتے ہیں جو کہ روٹی توڑتے وقت ادھر ادھر بکھر جاتے ہیں لہذا میرا مشورہ یہی ہے کہ روٹیوں پر تیل نہ لگوائے جائیں اور ویسے بھی یہ تیل خوبصورتی کے لیے ڈالے جاتے ہیں۔

کیا پکتا ہوا کھانا زکالنا بے برکتی کا سبب ہے؟

سوال: کیا پکتا ہوا کھانا نکلنے سے بے برکتی ہو جاتی ہے؟ (SMS کے ذریعے سوال)

جواب: گرم کھانا کھانے سے بے برکتی ہوتی ہے،⁽¹⁾ اب چاہے وہ پکتا ہوا ہو، پک چکا ہو یا بعد میں ٹھنڈے کھانے کو گرم کیا گیا ہو۔ گرم گرم چائے نہ پی جائے، بلکہ کچھ دیر رکھ دی جائے، تاکہ وہ نکلی (یعنی نیم گرم) ہو جائے۔

1..... مستدرک، کتاب الاطعمۃ، ۱۶۲/۵، حدیث: ۷۲۰۷۔

کھانا کھانے کے مدنی پھول

﴿﴾ روٹی توڑنے کا طریقہ ﴿﴾

سوال: روٹی توڑنے کا طریقہ بتادیجئے۔ (1)

جواب: روٹی اٹنے ہاتھ میں پکڑ کر سیدھے ہاتھ سے توڑیئے۔ روٹی کے اجزاء دسترخوان پر نہ گریں اس کا طریقہ یہ ہے کہ رکابی یا سالن کے برتن کے اوپر وسط تک ہاتھ بڑھا کر روٹی اور ڈبل روٹی توڑنے کی عادت بنائیے اس طرح تمام اجزاء برتن ہی میں گریں گے۔ یہی احتیاط سموسے، بیٹس، بسکٹ، نان خُطائی اور ہر اُس غذا میں کیجئے جن کے ذرات توڑنے سے گرتے ہیں۔ مناسب یہ ہے کہ جب تک ایک روٹی کے ٹکڑے کھانہ لئے جائیں اُس وقت تک دوسری نہ توڑی جائے۔

﴿﴾ لقمہ خوب چبا کر کھائیے ﴿﴾

سوال: بعض اوقات کھانا ڈالنے والا خود ہی تھال میں کھانا ڈال کر چلا جاتا ہے پھر ساتھ کھانے والوں میں سے کوئی ایک دو لقمے کے بعد ہاتھ روک لیتا ہے تو تھال صاف کرنے کا مسئلہ ہو جاتا ہے ایسے میں کیا کیا جائے؟ (2)

جواب: کھانے کے آداب میں ہے سب اس انداز سے کھائیں کہ ایک ساتھ فارغ ہوں مگر یہاں تو جلدی جلدی کھا کر ہٹ جاتے ہیں۔ جلدی کھانے میں اگر یہ نیت ہو کہ لوگوں پر کم کھانے اور پیٹ کا قفل مدینہ لگانے کا Impression پڑے تو یہ انداز بالکل درست نہیں، کیونکہ اس طرح جلد بازی میں کھانے والا کھاتا نہیں بلکہ نگلتا ہے کم کھانا تو دور کی بات ہے! ایسا نگل شاہ جلدی فارغ ہو جاتا ہے اور جو واقعی چبا چبا کر کھا رہے ہوتے ہیں وہ کھاتے رہتے

ہیں۔ لہذا ہر نوالہ خوب اچھی طرح چبا کر ہی کھانا چاہیے نیز چھوٹے بچے جو ڈیڑھ دو سال کے ہوتے ہیں یہ لقمے کو چبانا نہیں سکتے ان کو بھی بڑا نوالہ دیا جائے تو یہ بغیر چبائے نگل جاتے ہیں بلکہ چار چار سال کے بچوں کو بھی دیکھا ہے کہ ان کو چبانا نہیں آتا تو ایسے بچوں کو چھوٹا نوالہ نرم کر کے دینا چاہیے تاکہ یہ بغیر چبائے نگلیں بھی تو پیٹ میں آسانی رہے۔

﴿﴾ کھانے والے کے چہرے کو مت دیکھیے ﴿﴾

اسی طرح کھانا کھانے والے کے چہرے کو بھی نہیں دیکھنا چاہیے کہ حدیث پاک میں منع فرمایا گیا ہے۔^(۱) مگر آج کل تو نہ صرف کھانے والے کو دیکھتے ہیں بلکہ اس کے علاوہ بھی بہت کچھ کر رہے ہوتے ہیں۔ جن کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا جاتا ہے اگر ان کی فہرست بنائی جائے تو ان مظلوموں میں شاید میرا نمبر سب سے پہلا ہو گا۔ جی ہاں! کھانا کھاتے کھاتے میرے لیے آزمائش ہو جاتی ہے، کیونکہ اسلامی بھائی تو پیٹ بھر کر آتے ہیں اور مجھے یوں دیکھتے ہیں جیسے مرغی پانی منہ میں لے کر سر اٹھاتی ہے یہ بھی ایک نوالہ لے کر مجھے دیکھنے لگتے ہیں۔ اندازہ کیجیے کہ جب کسی کو کھانا کھاتے وقت مسلسل دیکھا جائے گا تو اس کو کس قدر کوفت ہوتی ہوگی کہ ہر طرف سے لوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں، میری اس مظلومیت کا شاید ہی کسی کو اندازہ ہو سکے، منع کرنے کے باوجود بعض لوگ نہیں مانتے اور گن آنکھیوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ کرے دل میں اتر جائے میری بات۔

﴿﴾ وقف کے کھانے سے بلی کو کھلانا کیسا؟ ﴿﴾

سوال: جب طلبا کھانا کھاتے ہیں اس وقت بلی آجاتی ہے تو کیا اس میں سے بلی وغیرہ کو کچھ ڈال سکتے ہیں جیسے مچھلی یا اور جو موجود ہو؟ (ڈھاکہ بنگلہ دیش کے جامعۃ المدینہ سے سوال)

﴿﴾..... معرفة الصحابة، باب العين، ابو عمر، ۵۱۷/۴، حدیث: ۶۹۵۰ ماخوذاً



جواب: (امیر اہل سنت و اہل بیت کا اہم ترین عقیدہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا: اگر اپنا ذاتی کھانا ہے تو دینے میں حرج نہیں کیونکہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ وُضُو فَرَمَا ہے تھے تو بلی آگئی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ نے اس کے لیے اپنا برتن جھکا دیا تھا تاکہ وہ اس میں سے پانی پی لے۔⁽¹⁾ لیکن جامعۃ المدینہ میں وقف کی رقم سے کھانا بنایا جاتا ہے لہذا اس میں احتیاط برتی جائے گی اور یہ کھانا ملی کو نہیں دیا جائے گا۔ ہاں! اگر وہ کھانا بچ گیا اور کسی کے استعمال کا نہیں رہا بلی کو نہیں ڈالا تو ضائع ہو جائے گا ایسی صورت میں کھلانے کی اجازت ہے اس کے علاوہ بہر صورت کھلانے سے گریز کیا جائے۔

﴿﴾ دعوت میں کھانے کے آداب ﴿﴾

سوال: ہم کہیں دعوت پر جاتے ہیں تو بعض اوقات کھانے سے پہلے قفلِ مدینہ کی نیت بھی ہوتی مگر میزبان زبردستی مزید کھانے کا تقاضا کرتا ہے اور از خود ہماری پلیٹ میں کھانا ڈال دیتا ہے ایسی صورت میں پیٹ کا قفلِ مدینہ کیسے لگایا جائے؟⁽²⁾

جواب: اگر واقعی کسی نے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا ہے اور وہ گھر میں بھی کم کھاتا ہے تو دعوت میں ایسا معاملہ ہونے سے وہ آزمائش میں آجائے گا۔ اس کا حل یہ ہے جب دعوت میں جائے تو خوب چبچبا کر کھائے کہ اس طرح کھانے میں دیر ہوگی تو میزبان کی اس جانب توجہ نہیں جائیگی اور یہ بھی دیگر مہمانوں کے ساتھ ساتھ چلتا رہے گا اور میزبان کی طرف سے پلیٹ بھرے جانے کی آزمائش سے بھی محفوظ رہے گا۔



[۱]..... حلیۃ الاولیاء، محمد بن المبارک، ۹/۳۲۰، حدیث: ۱۴۰۰۵۔

[۲]..... ملفوظات امیر اہل سنت، قسط ۲۵۔





﴿﴾ گوشت ہڈی والا ہی کھانا چاہیے ﴿﴾

مہمان اپنی پلیٹ میں بغیر ہڈی والی بوٹیاں ڈالنے کے بجائے ہڈی والی بوٹی ڈالے کہ اس طرح پلیٹ بھری ہوئی معلوم ہوگی اور ضمناً گوشت کی لذت بھی زیادہ آئے گی کیونکہ ہڈی سے لگی ہوئی بوٹی بغیر ہڈی والی بوٹی سے زیادہ لذیذ ہوتی ہے۔ اگر مہمان بیان کردہ طریقے کے مطابق ہڈی سے بوٹی نوج نوج کر کھائے گا تو ان شاء اللہ قفلِ مدینہ نہیں ٹوٹے گا۔ آج کل Bone Less یعنی بغیر ہڈی کا گوشت چلا ہے لیکن اس میں خاص لذت نہیں ہوتی مجھے بھی یہ پسند نہیں ہے۔ اسے کوئی اپنا وقت بچانے کے لیے کھائے تو الگ بات ہے، مگر ہڈیوں میں غذائیت اور انرجی ہوتی ہے لہذا گوشت ہڈی والا ہی کھانا چاہیے۔

﴿﴾ مل کر کھانے میں اس بات کا خیال کیجیے ﴿﴾

میں ایک بات کافی عرصے سے نوٹ کر رہا ہوں بعض اوقات اس کا اظہار بھی کیا ہے مگر عین موقع پر کہنا مناسب نہیں ہوتا کیونکہ سامنے والے کو شرمندگی ہوتی ہے۔ جب چند افراد مل کر ایک تھال میں کھانا کھا رہے ہوتے ہیں اور کھانا کھلانے والوں میں سے کوئی ان کے تھال میں مزید کھانا ڈالنے کے لیے آتا ہے تو جس نے پہلے کھانا کھا لیا ہوتا ہے اور اسے بھوک نہیں لگ رہی ہوتی تو وہ اسے منع کر دیتا ہے جس کی وجہ اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیگر اسلامی بھائی مزید کھانے سے محروم ہو جاتے ہیں یا پھر یہ انہیں محروم کرنے کی سعی کرتا ہے۔ لہذا اگر چند افراد مل کر کھا رہے ہوں اور ان میں کوئی سیر ہو جائے تو تھال میں مزید ڈالنے سے منع کرنے کے بجائے صرف اپنے بارے میں کہہ دے کہ میں کھا چکا ہوں مجھے مزید نہیں کھانا۔ یوں ہی بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ مزید کھانے سے منع بھی کر دیتے ہیں لیکن جب تھال میں کھانا ڈال دیا جائے تو پھر سے کھانے میں شریک ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ دوسری تیسری



مرتبہ بھی کھانے میں شریک رہتے ہیں یعنی کھاتے بھی رہتے ہیں اور نہ بھی کرتے رہتے ہیں۔ ایسا نہ کیا جائے بلکہ ایک تھال میں کھانے والے باہمی مشورہ کریں اور ہر ایک درست فیصلہ کرے، یہ نہیں کہ مُرَوّت میں منع بھی کرتے رہیں اور جب مزید کھانا آجائے تو کھاتے بھی رہیں۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ کسی کا پیٹ جلدی بھر جاتا ہے کسی کا دیر سے کوئی صرف ایک روٹی کھا کر سیر ہو جائے گا کسی کی چار روٹیاں کھانے کے بعد بھی گنجائش باقی رہتی ہے، لہذا خود ہوشیار بننے کے بجائے دوسروں کی بھی رعایت کرنی چاہیے۔

﴿﴾ سحری میں کون سی غذا استعمال کی جائے ﴿﴾

سوال: جس کو روزے میں پیاس اور بھوک زیادہ لگتی ہو وہ سحری میں کون سا سالن استعمال کرے کہ جس سے اس کو بھوک اور پیاس کم لگے؟^(۱)

جواب: ہمارے یہاں سحری میں قورمہ روٹی، پھینیاں، کھلے اور نہ جانے کیا کیا ثقیل اور وزن دار غذائیں کھائی جاتی ہیں سحری کے Item میں تلا ہوا انڈہ اس کے ساتھ پراٹھا لازمی ہے پھر ٹھنڈی ٹھنڈی بوتلیں پینا بھی ضروری ہے چاہے وہ انسولین کے انجکشن لے رہے ہوں، جب یہ چیزیں کھائی جائیں گی تو ظاہر ہے پیاس تو لگنی ہی ہے بلکہ پیٹ بھی احتجاج کر سکتا ہے، اس کے باوجود سحری تگڑی ہی کریں گے۔ مکتبہ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ”گرمی سے حفاظت کے مدنی پھول“ صفحہ نمبر 8 پر ہے: سحری میں درمیانی ساز کی تندوری روٹی آدھی (اگر گھریلو چھوٹی چپاتی ہو تو حسب ضرورت ایک یا دو عدد) اور وہی کے اندر کم مقدار میں چینی اور بہتر ہے کہ براؤن شوگر شامل کر کے استعمال کر لیجئے، اگر موافق ہو تو بے شک آدھ کلو وہی کھا لیجئے۔ افطار میں کم از کم تین کھجوریں اور کچھ پھل، مغرب و عشا کے

درمیان سادہ سالن کے ساتھ روٹی (سحری والی مقدار میں) کھائیے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ سارا ماہِ رَمَضَانَ المبارک صحت مند رہیں گے اور نماز تراویح، تلاوت و عبادت میں دل لگے گا۔

ہائے کباب سموسوں اور پکوڑوں کا کیا ہو گا ان کا تو کہیں تذکرہ بھی نہیں ہے، واقعی اگر صحت مند رہنا ہے تو یہ پکوڑے، کباب سموسے اور تلی ہوئی چیزیں چھوڑنا ہوں گی۔ ہو سکتا ہے ہر سال کھاتے ہوں اس سال نہ کھائیں اور نفس کو ماریں پھر دیکھیں کیسی صحت بنتی ہے۔ آپ کہیں گے کہ مجھے ہر سال رمضان المبارک کے آخر میں بخار چڑھتا تھا لیکن اس بار نہیں چڑھا۔ یہ حقیقت ہے کہ جو لوگ کباب سموسے رچ کر کھاتے ہیں عام طور پر ان بے چاروں کو بخار، پیٹ کے درد وغیرہ کے مسائل ہوتے ہیں۔ کلینک بھی بھر جاتے ہیں ہمارے یہاں بھی کلینک میں مریضوں کو لاکھوں روپے کی دوائیاں دی جاتی ہیں کیونکہ یہاں بھی معتکفین کباب سموسے باہر سے منگا کر کھاتے ہیں پھر کھانے میں بھی تورمہ روٹی ہوتا ہے یہ بھی خوب ڈٹ کر کھایا جاتا ہے اب چونکہ ہم نے لکھا ہے کہ کھانا ہمیں فراہم کیا جائے گا تو ان کو عوامی غذا ہی دینا پڑے گی ورنہ معتکفین بھاگ جائیں گے یہی کھانا ہماری مجبوری ہے۔ معتکفین اسلامی بھائی چاہیں تو اپنے طور پر ہلکی غذا کا انتظام کر سکتے ہیں۔ سحری میں پھل وغیرہ استعمال کریں بلکہ ساری سحری ہی اسی سے کر لیں گے تو پیاس نہیں لگے گی۔

﴿لنگر تناول کرنے میں کی جانے والی احتیاطیں﴾

سوال: عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں وقتاً فوقتاً کثیر عاشقانِ رسول تشریف لاتے ہیں اور لنگر بھی تناول فرماتے ہیں، انہیں کیا احتیاطیں کرنی چاہئیں؟⁽¹⁾

جواب: انہیں چاہئے کہ جب بھی کھانا کھائیں تھال اچھی طرح صاف کریں،



دستر خوان پر کوئی دانہ وغیرہ نہ چھوڑیں، ہڈیاں اچھی طرح چوس اور چاٹ لیں، پانی کا قطرہ بھی ضائع نہ کریں اور برتن کی دیواروں سے اتر کر جمع ہونے والا پانی بھی پی لیں، کھانا اچھی طرح چبا کر کھائیں، تاکہ ہاضمہ دار لُعب کھانے کے ساتھ Mix ہو اور آپ کا پیٹ اور صحت سلامت رہے، کھانے کے بعد انگلیاں اچھی طرح چوس اور چاٹ لیں، تاکہ غذا کا کوئی حصہ لگانا نہ رہ جائے۔ یہ سب انداز اگر اپنے گھروں میں بھی اختیار کریں گے تو ان شاء اللہ بے برکتی اور تنگدستی دور ہوگی۔

دانے چُھنے سے محرومی اس وجہ سے بھی ہوتی ہوگی کہ کہیں میں دانے چُھنے کے چکر میں بھوکا نہ رہ جاؤں اور سارا دوسرے نہ کھا جائیں، بس نہیں چلتا ہو گا کہ دوسرے کے منہ سے بوٹی چھین لیں، اپنے بھائی کے منہ میں جانے والا نوالہ اُس کے پیٹ تک پہنچنا ہمیں گوارا نہیں ہوتا ہو گا، یوں نفسانی حرص ہم پر غالب آجاتی ہوگی۔ یاد رکھئے! جان بوجھ کر ایک دانہ بھی پھینکیں گے یا ضائع کریں گے تو گناہ ملے گا، لیکن اگر ثواب کی نیت سے کھانا ضائع کرنے سے بچیں گے تو ان شاء اللہ بیڑا پار ہو جائے گا۔ جو خیر خواہ اسلامی بھائی کھانا کھلاتے ہیں انہیں بھی چاہئے کہ ان باتوں کو سیکھیں اور شریعت کے مطابق کام کریں۔ خوف خدا نصیب ہو گا تو ان شاء اللہ سب مسئلے حل ہو جائیں گے۔ اللہ پاک کرے کہ ہم صحت کے مطابق کھانے پینے والے بن جائیں۔

﴿تیک لگا کر کھانا کھانا کیسا ہے؟﴾

سوال: تیک لگا کر کھانا کھانا کیسا ہے؟ (1)

جواب: تیک لگا کر کھانا آداب کے خلاف ہے، اس لئے تیک نہ لگائی جائے۔ جو لوگ

﴿...ملفوظات امیر اہل سنت، قسط ۷۷﴾



Table (میز) گرسی پر کھانا کھاتے ہیں اُن کو ٹیک لگانے سے بچنا دشوار ہے، اس لئے انہیں چاہئے کہ زمین پر بیٹھ کر سیدھا گھٹنا کھڑا کر کے اور اُلٹا پاؤں بچھا کر کھانا کھائیں، یا دو زانو بیٹھ کر کھائیں جس طرح اَلتَّحِيَّات میں بیٹھتے ہیں، ان دونوں طریقوں سے کھانا سُنت ہے۔^(۱)

گرسی Table پر کھانا ناجائز نہیں ہے، لیکن سُنت کے خلاف ہے اور صحت کے لئے نقصان دہ بھی ہے۔ بعض لوگ چو کڑی مار کر یعنی چار زانو بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں، یہ بھی نقصان دہ ہے، اس سے پیٹ بھی نکلتا ہے، انہیں بھی چاہئے کہ اپنا ذہن بنا لیں اور سُنت کے مطابق بیٹھ کر کھائیں کہ سُنت میں عظمت ہے۔ چار زانو بیٹھ کر کھانے والوں کو دوسرے لوگ نہ ٹوکیں کہ اُن میں بہت سے سُنت کے مطابق بیٹھ کر کھانا چاہتے ہیں لیکن اُن کے لئے سُنت کے مطابق بیٹھنا مشکل ہوتا ہے، البتہ اگر ایسے لوگ خود کو شش کرنا شروع کر دیں گے تو سُنت کے مطابق بیٹھنے میں کامیاب ہو جائیں گے، دو چار دن پریشانی ہوگی پھر ٹھیک ہو جائیں گے۔ اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ وہ بھی سُنت کے مطابق بیٹھ کر کھانا کھایا کریں۔ اگر میں یہ کہوں کہ Hundred percent (100 فیصد) اسلامی بہنیں چار زانو بیٹھ کر کھانا کھاتی ہیں تو یہ مُبالغہ تو ہے لیکن چل جائے گا، کیونکہ شاید یہ ایسا سمجھتی ہوں کہ ہمارے لئے یہ طریقہ سُنت نہیں ہے۔ سب اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں سُنت کے مطابق بیٹھ کر کھانا شروع کر دیں۔

﴿کھانا کھاتے وقت سنجیدہ ماحول ہونا اچھا ہے﴾

سوال: جب ہم کھانا کھانے کے لئے بیٹھتے ہیں اُس وقت ہمیں کیا احتیاطیں کرنی چاہئیں اور کس طرح کی گفتگو کرنی چاہیے؟ (نگرانِ شوریٰ)^(۲)

جواب: جب میرے ساتھ اسلامی بھائی کھانا کھاتے ہیں تو کھانے کے برتن صاف بھی ہوتے ہیں، بلکہ بعض اوقات دھو کر پئے بھی جاتے ہیں۔ ورنہ آدھا کھانا پیٹ میں اور آدھا

[۱]..... اشعة المعات، کتاب الاطعمة، فصل ۱، ۵۱۸/۳۔ [۲]..... ملفوظات امیر اہل سنت، قسط ۲۱۵۔

دستر خوان پر گر رہا ہوتا ہے۔ یاد رکھیں! جو بھی عمل ہو اللہ کے لئے ہو، ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ ”الیاس“ دیکھ رہا ہے تو کھانا نہیں گرانا، بلکہ کھانا اس لئے نہیں گرانا کہ ”اللہ“ دیکھ رہا ہے۔ اسی طرح اگر مجھے دکھانے کے لئے برتن چائیں گے تو ریاکاری ہوگی۔ کھانے کے وقت مذاق، شریعت و اخلاق کے دائرے میں ہو کہ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو شرعاً جائز ہوتی ہیں، لیکن اخلاقاً دُرست نہیں ہوتیں۔ جتنا ہو سکے ماحول سنجیدہ رکھیں کہ اس سے جو لوگ موجود ہوں گے انہیں بھی فائدہ ہو گا اور جو باہر سے آکر دیکھے گا اسے بھی فائدہ حاصل ہو گا۔ ہو سکے تو کھانا کھاتے وقت کھانے کی سنتیں اور آداب بیان کئے جائیں۔

﴿﴾ اذان کے دوران کھانا کیسا؟ ﴿﴾

سوال: اذان ہو رہی ہو تو کیا کھانا کھا سکتے ہیں؟ (1)

جواب: اگر پہلے سے کھا رہا ہے تو جاری رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ افطاری کے بارے میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے لکھا ہے کہ اذان ہو رہی تو افطار بھی جاری رکھی جائے، کیونکہ پھر مغرب کی نماز بھی ادا کرنی ہے۔ (2) اگر شدت کی بھوک لگی ہو جس سے نماز میں دل نہ لگے تو ایسی صورت میں کھانا کھا کر ہی نماز ادا کرنی چاہیے۔

(امیر اہل سنت دامت بركاتہم العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا: اگر کھانا ٹھنڈا ہونے یا خراب ہونے کا ڈر نہ ہو، یوں ہی کوئی عذر بھی نہ ہو تو ایسی صورت میں پہلے اذان کا جواب دینا بہتر ہے۔

﴿﴾ کھانے سے پہلے ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھنا بھول جائیں تو کیا کریں؟ ﴿﴾

سوال: کھانا کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا بھول جائیں تو کیا کریں؟

جواب: کھانا کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا سنت ہے، اگر بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا بھول گئے

[1] ملفوظات امیر اہل سنت، قسط ۸۰- [۳] مرآة المناجیح، ۳/ ۱۵۴۔

اور کھانے کے درمیان یاد آیا تو یوں پڑھیں: ”بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرُهُ۔“

﴿﴾ روٹی کے چار ٹکڑے کرنا کیسا؟ ﴿﴾

سوال: کیا روٹی کے چار ٹکڑے کر کے کھانا سُنت ہے؟ (1)

جواب: روٹی کے چار ٹکڑے کر کے کھانا سُنت نہیں مُباح ہے۔ (2) اگر کوئی اچھی نیت

سے کرے گا تو ثواب پائے گا۔

﴿﴾ کھانا کھاتے وقت سلام کرنا کیسا؟ ﴿﴾

سوال: کیا کھانا کھاتے وقت سلام کر سکتے ہیں؟ (3)

جواب: کھانا کھاتے وقت سلام کرنا منع نہیں ہے مگر اس حوالے سے کوئی جزئیہ

پڑھا نہیں۔ ویسے کھانا کھاتے وقت ”یا واجد“ بھی پڑھتے ہیں اور ”ہر نوالے پر ذِکْرُ اللّٰهِ

کرنے کی ترغیبِ احادیثِ مُبارکہ میں موجود ہے۔“ لیکن اس پر سلام کرنے کو قیاس نہیں

کیا جاسکتا۔ البتہ جب کوئی سلام کرے اور یہ کھانا کھا رہا ہو تو جب تک کھا رہا ہے تو بھلے جواب

نہ دے منہ خالی ہو تو جواب دیدے یہ جواب دینا واجب نہیں۔ نیز کسی کو کھانا کھاتے وقت

سلام کرنا خلافِ ادب ہے۔

﴿﴾ کیا کھانے پر پھونک مار کر کھانا جائز ہے؟ ﴿﴾

سوال: کیا کھانے پر پھونک مار کر کھانا جائز ہے؟ (5)

جواب: پھونک مارنا جائز ہے۔ البتہ جو چیزیں گرم ہوتی ہیں جیسے چائے وغیرہ، تو عام

[۱]..... ملفوظات امیر اہل سنت، قسط ۲۲- [۲]..... فتاویٰ رضویہ، ۱۲/ ۱۶۶۹ ماخوذاً۔

[۳]..... ملفوظات امیر اہل سنت، قسط ۲۳- [۴]..... ملفوظات امیر اہل سنت، قسط ۴۔

[۵]..... ملفوظات امیر اہل سنت، قسط ۴۔



طور پر لوگ اُن پر پھونک مارتے ہیں، ایسا کرنا گناہ نہیں ہے، لیکن اس سے بچنا چاہئے، کیونکہ اس سے بے برکتی ہوتی ہے۔^(۱) ہاں! دُرودِ پاک وغیرہ پڑھ کر کھانے پینے کی چیز پر پھونک مارنا یا کسی مریض وغیرہ کو دینا باعثِ برکت ہے۔

﴿پلاسٹک کے چمچے سے کھانا کھانے کا حکم﴾

سوال: کیا اسٹیل (Steel) یا پلاسٹک (Plastic) کے چمچے سے کھانے کی اجازت ہے؟^(۲)
جواب: جی ہاں! ویسے چمچے سے کھانا سنّت نہیں ہے، اس سے بچنا چاہئے۔ تین انگلیوں سے نوالہ بنا کر کھانا سنّت انبیائے کرام عَلَیْهِمُ السَّلَام ہے۔^(۳) بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو نوالہ بنا کر نہیں کھائی جاسکتیں، جیسے کسٹرڈ (Custard) وغیرہ، تو ایسی چیزیں اگر چمچے سے کھالیں تو کوئی حَرَج نہیں ہے۔ اگر کسی نے کھانا بھی چمچے سے کھایا تو وہ گناہ گار نہیں ہے، لیکن اُس نے سنّت کا ترک کیا۔

﴿آیات والے برتن میں کھانا کھانے کا حکم﴾

سوال: اگر برتن میں آیات لکھی ہوں تو اُس میں کھانا کھاسکتے ہیں؟^(۴)
جواب: نہیں کھاسکتے۔ البتہ با وضو ہو کر شفا کی نیت سے اُس برتن میں پانی ڈال کر پیا جاسکتا ہے۔ بے وضو ہونے کی صورت میں آیات پر ہاتھ نہیں لگا سکتے۔^(۵)

[۱]..... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن العباس، ۶۶۲/۱، حدیث: ۲۸۱۸ مفہوماً۔

[۲]..... ملفوظات امیر اہل سنّت، قسط ۷۰۔

[۳]..... جامع صغیر، ص ۱۸۴، حدیث: ۳۰۷۴۔

[۴]..... ملفوظات امیر اہل سنّت، قسط ۶۲۔

[۵]..... صدر الشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جس برتن یا گلاس پر سورہ یا آیت

لکھی ہو اُس کا چھونا بھی ان (بے وضو، جنب اور حیض و نفاس والی) کو حرام ہے اور اس کا استعمال سب کو

مکروہ، مگر جبکہ خاص بہ نیتِ شفا ہو۔ (بہار شریعت، ۱/۳۲۷، حصہ: ۲ مفہوماً)



کھانے کو ضائع ہونے سے بچانے کے مدنی پھول

﴿﴾ کھانے کو ضائع ہونے سے بچائیے ﴿﴾

سوال: کھانے کو ضائع ہونے سے بچانے کا طریقہ بیان فرمادیجئے۔^(۱)

جواب: عموماً کھانے کے بعد برتنوں میں بچا ہوا سالن، ہانڈی میں لگے ہوئے کھانے کے ذرات اور بچی ہوئی روٹیوں کے ٹکڑوں کو ضائع کر دیا جاتا ہے حالانکہ کھانے کے وہ ذرات جو کھائے جاسکتے ہوں ان کو پھینک دینا اسراف ہے جو سراسر حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ لہذا کھانے کے بچے ہوئے اجزاء کو پھینکنے کے بجائے اس کی تریڈ بنالی جائے کہ تریڈ سرکار صَدَّ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو پسند تھی۔^(۲) اس کا طریقہ یہ ہے کہ جو کچھ کھانا بچے یعنی سالن، دال اور چاول وغیرہ اسے فریج میں محفوظ کر دیں۔ جب یہ بچا ہوا کھانا زیادہ مقدار میں جمع ہو جائے ان سب کو ایک ساتھ پکانے کے لیے ہانڈی میں ڈالیں اور اوپر سے روٹی کے ٹکڑے ڈال کر اس میں بھگولیں، سالن کم ہو تو تھوڑا پانی ملا لیں اور حسب ذائقہ نمک مرچ اور زیرہ ڈال کر اسے ڈھک دیں اور کوئی وزنی چیز اس کے ڈھکن پر رکھ دیں پھر اس کو خوب اچھی طرح پکائیں۔ جب اندازہ ہو جائے کہ یہ خوب اچھی طرح پک چکا ہے تو اس کو تھال میں نکالیں اور اوپر سے کھجوروں کے ٹکڑے ڈال دیں اس طرح اِنْ شَاءَ اللهُ کھانا ضائع ہونے سے بھی بچ جائے گا اور بہترین غذا بھی تیار ہو جائے گی۔ ہاں! اگر کوئی روٹی کے ٹکڑے اور غذا کے دانے وغیرہ سے اس طرح تریڈ نہ بنائے تو انہیں پھینکنے کے بجائے مرغیوں، چیونٹیوں یا بکریوں کو کھلا دے تو بھی یہ غذا ضائع ہونے سے بچ جائے گی۔ ہمارا احسن رضا کیلے کے چھلکے بھی ضائع نہیں ہونے دیتا ہمارے پاس بکریاں ہیں تو کیلے

[۱]..... ملفوظات امیر اہل سنت، قسط ۱۲-۱۳ [۲]..... جامع الصغیر، ص ۴۰۵، حدیث: ۲۵۱۴۔



کے چھلکے بھی ان بکریوں کو کھلا دیتا ہے۔ البتہ اگر کوئی کیلے کے چھلکے پھینک دے تو یہ اسراف کے زمرے میں نہیں آئے گا کیونکہ کیلے کے چھلکے عموماً کھائے نہیں جاتے بلکہ انھیں پھینکنے کا ہی عرف ہے۔ لیکن جب یہ استعمال ہو سکتے ہیں تو انھیں استعمال کر لینا چاہیے اگرچہ بکریوں کے ہی کھانے میں استعمال کر لیے جائیں۔

﴿پچی ہوئی روٹیوں کے استعمال کا طریقہ﴾

سوال: جو روٹیاں یا ان کے ٹکڑے بچ جاتے ہیں ان کا کیا کریں؟^(۱)

جواب: مدارس کے چندے کے پیسے مدرسوں کے مصارف ہی میں خرچ ہونے چاہئیں لہذا پچی ہوئی روٹیاں اور ان کے ٹکڑے بلا اجازت شرعی کسی اور مصرف میں استعمال نہ کئے جائیں ان کو فریزر میں رکھ دیجئے یا کھلی ہو امیں پھیلا دیجئے اور دوسرے یا تیسرے دن سالن کے ساتھ پکا لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ کافی لذیذ کھانا بن جائیگا، کھانے کے وقت تھوڑا تھوڑا تقسیم کر دیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ طلباشوق سے کھالیں گے۔

﴿دستر خوان پر گرے ہوئے دانے﴾

سوال: دسترخوان پر گرے ہوئے دانے وغیرہ کا کیا کریں؟

جواب: ان کو چن کر کھا لیجئے۔ گھروں میں بچے ہوئے غذائی اجزاء پھینکنے کے بجائے گایوں، بکریوں، چڑیوں، مرغیوں یا بلیوں کو کھلا کر بے ادبی اور اسراف کے جرم سے بچا جاسکتا ہے۔
سوال: گوشت اور کھانے کی حفاظت کے کچھ مدنی پھول عنایت فرما دیجئے۔

جواب: اس بات کا بھی خیال رکھئے کہ ”ڈیپ فریزر“ برابر کام کر رہا ہے یا نہیں، گرمیوں میں بعض اوقات دو لیٹریج کم ہو جانے کی صورت میں ٹھنڈک (Cooling) کم ہو جاتی



اور غذا خراب ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے، ایسے مواقع پر کھانے پینے کی اشیاء کو پھیلا کر کھلی ہوا میں بھی رکھا جاسکتا ہے، گوشت کو دیوار وغیرہ کی ٹیک کے بغیر کھلی ہو ا میں لٹکا دینے سے دیر تک تازہ رہ سکتا ہے۔ جب بھی پکا ہوا کھانا یا سالن فریزر میں رکھیں تو برتن کا ڈھکن ضرور کھول دیا کریں تاکہ ٹھنڈک اندر پہنچ سکے۔ چھوٹے برتنوں، تھالوں یا پلاسٹک کی چھوٹی تھیلیوں میں رکھنا مناسب ہوتا ہے، کھانے سے پُر بڑے پتیلے کے اندرونی حصے میں ٹھنڈک نہ پہنچنے کے سبب کھانا خراب ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ خصوصاً کھچڑے اور پکی ہوئی دال میں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے ورنہ یہ جلد خراب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ایسی غذائیں جن میں ٹماٹریا کھٹائی زیادہ مقدار میں ہو ان کے بھی جلد خراب ہو جانے کا امکان رہتا ہے۔

﴿﴾ کھانا خراب ہونے کی علامات! ﴿﴾

سوال: کھانا خراب ہونے کی کیا علامات ہیں؟^(۱)

جواب: کھانا اور سالن کے خراب ہونے کی علامت یہ ہے کہ کھٹی بد بو آئے گی اور اگر شوربے دار غذا ہے تو اوپر جھاگ بھی آجائے گا۔ اگر پلاؤ، بریانی یا قورمہ خراب ہونا شروع ہو جائے تو چونکہ ابتداءً اس میں کھٹی اور نرم چیزیں سڑنا شروع ہوتی ہیں لہذا بوٹیاں چھانٹ کر دھو کر استعمال کر لیجئے۔ جس کا گوشت ابھی نہیں سڑا ایسا سالن اور پلاؤ وغیرہ جان بوجھ کر مت پھینکتے۔

﴿﴾ کھانا ضائع ہونے سے بچانے کے طریقے ﴿﴾

سوال: اسلامی بہنوں کے لئے کھانا ضائع ہونے سے بچانے کے طریقے ارشاد فرمادیجئے۔^(۲)

جواب: کھانا اتنا پکائیے جتنا کھایا جاسکے، اگر پھر بھی تھوڑا سا بچ جائے تو پھینکنے کے

[۱] آداب طعام، ص ۵۷۵- [۲] ملفوظات امیر اہل سنت، قسط ۶۲۔



بجائے فرتج میں رکھ کر بعد میں استعمال کر لیجئے۔ شوربے والا سالن ہو تو پتیلی سے سالن نکالنے کے بعد صاف ستھرے ہاتھ سے شوربے کے بچے ہوئے قطرے بھی سمیٹ لیجئے مزید یوں بھی کیجئے کہ اُس میں تھوڑا پانی ڈال کر پھر لیجئے اور اسے بھی سالن میں شامل کر لیجئے، جب سالن دوبارہ گرم کیا جائے گا تو یہ پانی پک جائے گا اور ذائقے میں کوئی حرج نہیں آئے گا، جس سالن میں شوربانہیں ہوتا جیسے کڑاہی گوشت یا فرائی گوشت، ایسا سالن پتیلی سے نکالنے کے بعد اگر چاہیں تو اُس میں بھی تھوڑا پانی ڈال کر پھر لیجئے، یہ بھی گرم ہونے کے بعد مکس ہو جائے گا اور ان شاء اللہ آپ کو کام دے گا، سالن میں ڈالی گئی مرچیں اگر بچ جائیں تو پھینکنے کے بجائے دوبارہ استعمال کر لیجئے۔ میری مرحومہ بڑی بہن نے ایک بار مجھے بتایا کہ سالن میں بچ جانے والی ہری مرچیں ہم پھینکنے کے بجائے بچا لیتے ہیں اور بعد میں مَسَل کر استعمال کر لیتے ہیں۔

چاول پکائیں تو پتیلی سے چاول کے تمام دانے نکالنے کے بعد پتیلی دھویئے اور کوشش کیجئے کہ کوئی دانہ بلکہ آدھا یا چوتھائی دانہ بھی ضائع نہ ہو۔ میں نے اپنے گھر میں 100 بار دیکھا ہے کہ جس پتیلے میں چاول پکائے گئے اُس میں چپکے ہوئے چاول پھینکنے کے بجائے پتیلا فرتج میں رکھ دیا گیا، جب دوبارہ چاول بنائے گئے تو اسی پتیلے میں بنائے، یوں وہ سب Mix ہو گیا، ہڈیاں یا وہ گرم مسالے جو کھائے نہیں جاسکتے انہیں پھینکنے میں حرج نہیں، لیکن پھینکنے سے پہلے اُن پر لگا ہوا سالن چوس لیا جائے اور چاول کے دانے چُن لئے جائیں۔ حدیث پاک میں ہے: تم نہیں جانتے کہ کھانے کے کس حصے میں بَرکت ہے۔^(۱) ہو سکتا ہے کہ جس ہڈی کو ہم نے یوں ہی چھینک دیا اسی میں کوئی آدھا دانہ رہ گیا ہو اور وہی بَرکت لے گیا ہو۔

[۱].....مسلم، کتاب الأَطعمَة، باب استحباب لعق الأصابع... الخ، ص ۸۶۵، حدیث: ۵۳۰۰ ماخوذاً۔



یہ سب طریقے وہاں استعمال کئے جائیں جہاں نفرت اور لڑائی جھگڑے کی صورت نہ بنے، کیونکہ فساد سے بچانا بھی شریعت کا مقصود ہے، شریعت یہ نہیں چاہتی کہ مسلمان آپس میں لڑیں اور غیبتوں، تہمتوں اور بدگمانیوں میں جا پڑیں۔ گھر کے مردوں کو چاہئے کہ اگر اسلامی بہنیں یہ طریقے استعمال کرتے ہوئے کھانا ضائع ہونے سے بچا رہی ہوں تو مدخلت کرنے کے بجائے اُن کی حوصلہ افزائی کریں اور شاباشی دیتے ہوئے اُن کے ساتھ تعاون کریں، کیونکہ یہ گھر کے پیسے بچا رہی ہیں جس میں آپ ہی کا فائدہ ہے۔

﴿شادی کے بچے ہوئے کھانے کا کیا کیا جائے؟﴾

باقی رہا بچا ہوا کھانا! تو اگر آپ اس کھانے کے مالک ہیں تو اسے بیچ بھی سکتے ہیں، یا کسی غریب، بلکہ امیر کو بھی کھلا سکتے ہیں۔ اگر غریب یا امیر کوئی نہ ملے تو جانوروں کو بھی کھلا سکتے ہیں۔ گائے اور بلی وغیرہ بریانی تو نہیں کھائیں گی، البتہ بلی بوٹی کھا سکتی ہے اور گائے ہو سکتا ہے کہ تندوری روٹی کھالے۔ ایک حل یہ بھی ہے کہ آپ کے پاس تھیلیاں ہونی چاہئیں جن میں آپ کھانا بھر بھر کر اڑوس پڑوس میں لوگوں تک پہنچادیں، شادی کا کھانا مزیدار ہوتا ہے اور روز روز کہاں ملتا ہے! لوگ شکر یہ کے ساتھ قبول کریں گے۔ شادیوں میں بچا ہوا کھانا بہت مشکل سے پھینکا جاتا ہو گا، ہالز میں کام کرنے والے ویٹرز، کاریگر اور مزدور طبقہ افراد ہی آپس میں بانٹ لیتے ہوں گے، ناجائز بھی لے جاتے ہوں تو تعجب نہیں۔ ہمارے ہاں کھانا بچانے کی تربیت نہیں ہوتی، مدارس کے کھانوں، نیازوں، سماجی اداروں اور اجتماعی اعتکافوں میں بہت کھانا ضائع ہو جاتا ہے، کہیں کوئی کڑھن شاہ تربیت کرتا اور کوشش کرتا ہو تو ہو، لیکن ایسا بھی شاید کروڑوں میں کوئی ایک ہوتا ہو گا۔ کوئی اگر تربیت کرنے والا موجود بھی ہو تب بھی ویٹرز وغیرہ نقصان کرنے کے اتنے عادی ہوتے ہیں کہ انہوں نے آنکھ بچا کر نقصان کرنا ہی ہوتا



ہے، کیونکہ وہ اتنی محنت کر کے کھانا بچانے کے عادی نہیں ہوتے، بس سب ایک ساتھ جمع کیا، پھیکا اور وہ چلے۔ حالانکہ ایک ایک دانے کا حساب ہے۔ دیگوں میں چاول، دال اور سالن وغیرہ چپکارہ جاتا ہے، یوں ہی گھروں میں بھی پیتلوں کے اندر کافی کھانا بچا رہتا ہے، لیکن وہ سارا یا تو ڈسٹ بن میں چلا جاتا ہے یا ڈھلنے میں ضائع ہو جاتا ہے۔

﴿﴾ جو کھانا ضائع نہ کرتا ہو اُسے کنجوس کہنا کیسا؟ ﴿﴾

سوال: میں اپنے گھر میں کھانا ضائع نہیں ہونے دیتی، لوگ کہتے ہیں کہ تم کنجوسی کرتی ہو۔ اُن کا ایسا کہنا کیسا؟ (اسلامی بہن کا محرم کے ذریعے سوال) (1)

جواب: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ! یہ دل آزاری ہے، جنہوں نے ایسا کہا انہیں توبہ بھی کرنی چاہئے اور مُعافی بھی مانگنی چاہئے، کیونکہ یہ بے چاری اللہ پاک کے احکامات پر عمل کر رہی ہے اور یہ لوگ اس کی حوصلہ افزائی کرنے کے بجائے کنجوس کہہ رہے ہیں۔ یہ عمل لائقِ تقلید ہے، اس کی پیروی کرنی چاہئے۔ کھانا ضائع نہ کرنا بڑی مبارک سوچ ہے، میرا دل بہت خوش ہوا ہے، اللہ پاک ان کو جنت الفردوس میں بی بی فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کا پڑوس نصیب کرے۔ سب اسلامی بہنوں کو ایسا ہی کرنا چاہئے۔ تقریباً غالب اکثریت کھانا ضائع کرنے پر مثلی ہوئی ہے، گھر گھر میں یہ مسائل ہیں، اسی وجہ سے مہنگائی اور تنگدستی کا سلسلہ بڑھتا جا رہا ہے۔ اگر کوئی ضائع کرنے سے بچتا بھی ہے تو گھر والے ہی اُس کا مذاق اُڑانا شروع کر دیتے ہیں، حالانکہ انہیں حوصلہ افزائی کرنی چاہئے، کیونکہ کھانا ضائع کرنا گناہ ہے۔ (2)

﴿﴾ ملفوظات امیر اہل سنت، قسط ۶۴۔

﴿﴾ عمدۃ القاری، کتاب الزکاۃ، باب قول اللہ تعالیٰ: لا یسئلون الناس الحافا، ۵۰۹/۶، تحت الحدیث:

۱۴۷۷ ملخصاً۔

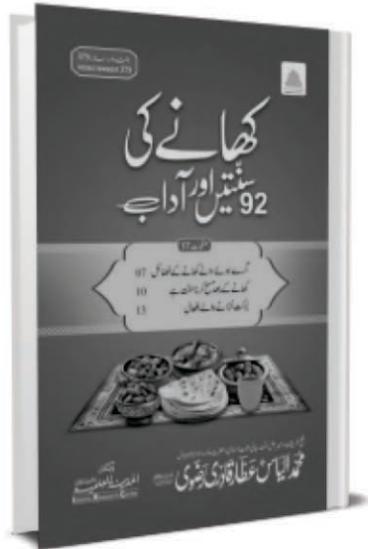


باورچی خانے کی صفائی سے متعلق مدنی پھول

گٹر کی نالی کا تحفظ

سوال: مطبخ کی صفائی کے بارے میں کچھ مدنی پھول عنایت ہوں۔ (1)

جواب: مطبخ (یعنی باورچی خانے) کی صفائی رکھنا بہت ضروری ہے۔ فرش اور دیواروں کے دھبے صاف کر دیا کریں۔ غذاؤں کے اجزاء ادھر ادھر منتشر رہتے ہیں، پڑے پڑے سڑتے اور جراثیم کی افزائش کا باعث بنتے ہیں لہذا پابندی سے جراثیم کش دوائیں چھڑکنا ضروری ہے۔ اس بات کا ہمیشہ خیال رکھئے کہ شوربہ، ہڈیاں، اور کسی قسم کی چکنائٹ نالی میں نہ جانے پائے ورنہ گٹر بھر سکتا ہے۔ لہذا برتن دھونے سے قبل اس میں موجود مصلحے اور چکنائٹ بھوسے وغیرہ سے پونچھ کر علیحدہ ڈبے میں ڈال دیجئے۔



لنگر، نیاز اور جلوس کے کھانے سے متعلق مدنی پھول

﴿﴾ جانور بیچ کر میلاد کا لنگر کرنا کیسا؟ ﴿﴾

سوال: اگر کسی نے میلاد کے لنگر کے لئے جانور پالا ہو تو کیا وہ اُس جانور کو بیچ کر آدمی رقم اس سال اور بقیہ آدمی رقم اگلے سال میلاد کے لنگر میں خرچ کر سکتا ہے؟ (محمد عمران عطاری، لائڈھی کراچی)

جواب: اگر اسی سال جانور قربان کرنے کی نیت کی تھی تو اسی سال کر لینا چاہیے۔ لیکن چونکہ ایسا کرنا اُس پر واجب نہیں ہوا تھا^(۱) اس لئے اگر جانور بیچ کر آدمی رقم کر کے بھی میلاد کا لنگر کرتا ہے تب بھی صحیح ہے۔ اگر بالفرض ارادہ بدل دے اور لنگر ہی نہ کرے تب بھی گناہ گار نہیں ہے، لیکن جب نیت کی ہے تو اس سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔

﴿﴾ نیاز کے کھانے کا معیار کیسا ہونا چاہئے؟ ﴿﴾

سوال: بعض اوقات نیاز کا معیار عام کھانوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہلکا ہوتا ہے، اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟^(۲)

جواب: یہ حقیقت ہے کہ نیاز کا کھانا پہچانا جاتا ہے۔ شادیوں میں 20، 25 ڈشیں اور ایک سے ایک آٹم بنایا جاتا ہے، لیکن افسوس صد کروڑ افسوس! پیارے آقاصلى الله عليه وآله وسلم جن کے صدقے سب کچھ ملاؤں کے لئے یہ اہتمام نہیں کیا جاتا۔ اگر شادی میں ایسا کھانا کھلایا جس میں ایک آدمی پر 1000 روپے خرچ ہوئے تو نیاز میں ایسا کھانا کھلائیں گے جس میں ایک آدمی پر 50 روپے خرچ ہوں۔ حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ شادی میں ایک آدمی پر 50 روپے خرچ ہو اور نیاز میں 1500 روپے۔ یہ اپنے عشق کی بات ہے۔ جتنی استطاعت ہو اتنا خرچ کیجئے۔ اگر زیادہ افراد نہیں جمع کر سکتے تو کم جمع کر لیجئے، زیادہ دیگیں نہیں بنا سکتے تو ایک

[۱]..... فتاویٰ رضویہ، ۱۳/ ۵۸۹ ماخوذ آ۔ [۲]..... ملفوظات امیر اہل سنت، قسط ۷۶۔

ہی بنا لیجئے، لیکن وہ ایک دیگ بھی ایسی بنائیے کہ اُس میں چاول سب سے بہترین ہو، گوشت Super quality (اعلیٰ معیار) کا ہو، مصلحہ عمدہ ہو، تیل زیتون کا ہو، کیونکہ حدیث پاک میں اس کی ترغیب ہے کہ زیتون کھاؤ بھی اور لگاؤ بھی۔^(۱)

زیتون میں کو لیسٹرول (Cholesterol) نہیں ہوتا، عورتیں اسے کھانے میں استعمال نہیں کرتیں، کیونکہ یہ کھانے میں نیچے بیٹھ جاتا ہے جس سے کھانے میں اتنی خوبصورتی نہیں آتی۔ زیتون نہ سہی، اصلی گھی ڈال لیں اور بہترین نیاز تیار کر کے لوگوں کو کھلائیں، پھر دیکھیں کہ اس کی کیسی برکتیں ملتی ہیں۔ جتنا پیارا اور جگر می دوست ہوتا اچھا اور بہترین Gift (تحفہ) دیا جاتا ہے، تو پیارے آقا صََلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے بڑھ کر کون پیارا ہے؟ ہمیں دیکھنا چاہئے کہ اُن کے ایصالِ ثواب کے لئے ہم کون سی چیز بھیج رہے ہیں۔ اللہ کرے دل میں اُتر جائے میری بات۔ ”فتاویٰ رضویہ شریف“ میں یہ بھی لکھا ہے کہ نیاز ایسی بنائی جائے جس کا ہر جز (یعنی حصہ) کھالیا جائے۔^(۲) جیسے گرم مصلحہ ہے، یہ عموماً پھینک دیا جاتا ہے، اس لئے اسے پیس کر ڈال دیا جائے۔ کھچرا بھی ایسی Dish (کھانا) ہے جس میں کوئی چیز نہیں پھینکی جاتی، لیکن مسئلہ یہ ہے کہ عوام بہت گراتی ہے، روٹی کے ٹکڑے توڑ کر پھینک دیتی ہے، اُن کو لاکھ سمجھایا جائے کہ روٹی تھال کے اوپر کر کے توڑی جائے تاکہ ذرات تھال میں گریں، لیکن لوگ اسے Serious (سنجیدہ) ہی نہیں لیتے۔ اللہ پاک توفیق عطا فرمائے۔

﴿جُلُوسِ﴾ میں لنگر لٹانا کیسا؟ ﴿﴾

سوال: جُلُوسِ میں لنگر لٹانا کیسا؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)^(۳)

جواب: اگر اس طرح لٹایا کہ چیزیں زمین پر گر رہی اور قدموں تلے پکچلی جا رہی ہوں

[۱]..... ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الزيت، ۳۵/۴، حدیث: ۳۳۲۰۔ [۲]..... فتاویٰ رضویہ، ۶۱۲/۹۔

[۳]..... ملفوظات امیر اہل سنت، قسط ۷۶۔

تو لٹانے والا گناہ گار ہو گا کہ اس میں رزق کی بے ادبی بھی ہے اور مال ضائع کرنا بھی ہے۔ ایسی صورت میں لازم ہو گا کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہی چیز دی جائے۔ ہمارے ہاں لنگر لٹانے کا کافی رُحمان ہے، بد قسمتی یہ ہے کہ ایسے لوگ مدنی مذاکرے میں نہیں آتے اور ہماری بدنامی کا سبب بنتے ہیں۔ وہ طبقہ جو لوگوں کو 12، 15 اور 17 کے چکر میں ڈال کر ولادتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تاریخ میں اُلجھاتا ہے، لنگر کی ایسی باتیں لے کر ہمیں بُرا بھلا کہتا اور کہلواتا ہے کہ ”دیکھو! یہ لوگ ایسا کرتے ہیں“ حالانکہ ہم تو برسوں سے اس بات کو منع کر رہے ہیں کہ بے ادبی ایک دانے کی تو کیا آدھے دانے کی بھی نہیں ہونی چاہئے اور ضائع بالکل نہیں ہونا چاہئے۔ میں نے منیٰ کے میدان میں کئی بار دیکھا ہے کہ لوگوں کی طرف لسی، بسکٹ (Biscuit) اور جوس (Juice) کے ڈبے اُچھالے جاتے ہیں جو قدموں تلے لچکے جاتے ہیں اور کروڑوں روپے کا مال ضائع ہوتا ہے، ظاہر ہے کہ یہ سب غلط ہے، لیکن اس پر کوئی تنقید نہیں کرتا، جبکہ دیکھا جائے تو وہاں کے مقابلے میں ہمارے لنگروں میں کچھ بھی ضائع نہیں ہوتا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ جیسے ہی جشنِ ولادت کا نام آتا ہے کچھ لوگ بھڑک جاتے ہیں اور انہیں آگ لگ جاتی ہے، پھر انہیں لنگر لٹانا غلط نظر آنے لگتا ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جس انداز سے لنگر ضائع ہوتا ہو وہ غلط ہے، پھر چاہے وہ انداز مکہ یا مدینہ میں اختیار کیا جائے یا پھر جشنِ ولادت کے جلوسوں میں اپنایا جائے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر کسی کی ناک پر مکھی بیٹھ جائے تو مکھی کو اڑاؤ، یہ نہیں کہ ناک ہی کاٹ دو۔ اس لئے اگر جشنِ ولادت میں کچھ شرارت کرنے والے گھس آئے ہیں اور خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں تو انہیں سمجھا بچھا کر ان کی اصلاح کی جائے، یہ نہیں کہ پورا جشنِ ولادت ہی ختم کر دیا جائے۔ جیسا کہ شادیوں میں کس قدر خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں، کوئی مائی کا لال یہ نہیں کہہ سکتا

کہ ہمارے ہاں شادی 100 فیصد شریعت کے مطابق ہوتی ہے، بلکہ یہ کہیں گے کہ ”یار میری چلی نہیں تھی، میوزک بھی چل رہا تھا، ڈھول بھی بج رہا تھا، شوہر والوں کی پارٹی آگئی تھی اور ساری رات ناچ گانا چلتا رہا تھا“ وغیرہ۔ اب ایسی صورت میں کبھی ایسا ہوا کہ دو لہے نے بائیکاٹ کر دیا ہو کہ ”ایسی ناچ رنگ کی محفل کے اندر میں نکاح نہیں کروں گا؟“ نہیں! ایسا کوئی بھی نہیں ملے گا اور نہ ہی اس پر کوئی تنقید کرے گا، لیکن اس پر ایسا قدری تنقید کرتا ہے اور تنقید کرتا رہے گا۔ شادی باقی رکھو، گناہ ختم کرو۔ جشن ولادت باقی رکھو، اس کا غلط انداز ختم کرو۔ گیارہویں باقی رکھو، اس میں کی جانے والی غلطیاں ختم کرو۔ محرم کا کچھڑا اور نیاز باقی رکھو، اس کی غلط رسمیں ختم کرو۔ دعوتِ اسلامی اصلاح کی دعوت دیتی ہے۔

﴿﴾ لنگر لٹاتے وقت بھی رزق کا احترام کیجیے ﴿﴾

سوال: ربیع الاول شریف میں جلوس کے موقع پر بطور لنگر لوگ کھانے پینے کی اشیا

تقسیم کرتے ہیں جو بعض اوقات زمین پر گر جاتی ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ (1)

جواب: لنگر میں کھانے پینے کی چیزیں وغیرہ اس طرح لٹانا کہ نیچے گریں، قدموں تلے

آئیں اور رزق ضائع ہو یہ ناجائز ہے۔

کھانے کے مختلف مدنی پھول

﴿﴾ مسجد میں چندہ دینا بہتر ہے یا غریبوں کو کھانا کھلانا؟ ﴿﴾

سوال: مسجد میں چندہ دینا بہتر ہے یا غریبوں کو کھانا کھلانا کوئی چیز دلانا بہتر ہے؟ (2)

جواب: یہ دونوں ثواب کے کام ہیں، لیکن اس میں یہ دیکھ لیا جائے کہ ضرورت کیا

ہے؟ مثال کے طور پر پورے علاقے میں کوئی مسجد ہی نہ ہو تو نماز کہاں پڑھیں گے؟ جمعہ اور

﴿﴾ ملفوظات امیر اہل سنت، قسط ۱۹۔ ﴿﴾ ملفوظات امیر اہل سنت، قسط ۸۲۔



عیدین کہاں پڑھیں گے؟ مسجد تو شعائرِ اسلام یعنی اسلام کی نشانیوں میں سے ہے، اس کا ہونا ضروری ہے۔ اچھا اگر مسجد بنا بھی دی تو یہ خود بخود تو چلے گی نہیں، اس میں بتیاں بھی لگانی ہوں گی، انہیں جلانا بھی ہوگا، اس کے لئے بجلی بھی چاہیے، میٹر بھی لگانا ہوگا، پانی کی موٹر بھی چاہیے، ہر مہینے بل بھی ادا کرنا ہوگا اور اس کے علاوہ بھی ہزار خرچے ہوں گے۔ اس لئے مسجد میں چندہ دیں، تاکہ یہ معاملات چلیں۔ ہاں! اگر مسجدیں بھی ہوں اور ان کے انتظامات بھی بہترین چل رہے ہوں تو غریبوں کی مدد بھی کریں۔ جیسے یہ بھی کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر کوئی نفل حج کرنا چاہتا ہو تو اگرچہ نفل حج کرنا ثواب کا کام ہے، لیکن کوئی ضرورت مند یا پریشان حال ہو تو اس کو یہ رقم دے دینا نفل حج کرنے سے افضل ہے۔^(۱)

﴿﴾ کھانے کی دعوت قبول نہ کرنے والے کے لیے کیا حکم ہے؟ ﴿﴾

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ ”اگر کوئی کھانا کھا رہا ہو اور وہ کسی شخص کو تین بار کہے کہ کھانا کھا لیجیے اور وہ کھانا نہ کھائے تو کافر ہو جائے گا“ اس حوالے سے راہ نمائی فرمادیجیے۔^(۲)

جواب: توبہ توبہ ایسا کہنا ہرگز جائز نہیں ہے کہنے والا گناہ گار ہو گا اور جس کو کہا جا رہا ہے اس کی بھی سخت دل آزاری ہوگی بلکہ سامنے والے کو واقعی کافر سمجھتے ہوئے کافر کہا تو یہ کفر خود اس کہنے والے پر لوٹے گا۔ بطورِ گالی کہا تب بھی کہنے والا گناہ گار ہے۔^(۳) میں نے تو یہ بات پہلی بار سنی ہے کہ لوگ ایسا بھی کہتے ہیں۔ یاد رکھیے! ہم کسی کو 100 بار بھی کھانے کی دعوت دیں اور وہ بھوک نہ ہونے یا دل نہ کرنے یا پھر ویسے ہی مردت کی وجہ سے کھانا نہ کھائے تو اس پر کوئی حکم نہیں لگے گا۔ ہم بچپن میں سنتے تھے کہ کسی کو پیاس لگی ہو اور وہ

[۱]..... بہ المحتار، کتاب الحج، باب الہدی، مطلب فی تفضیل الحج علی الصدقة، ۵۴/۳-۵۵ ماخوذاً۔

[۲]..... ملفوظات امیر اہل سنت، قسط ۲۹۔

[۳]..... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۵۶۶۔



کسی سے پانی پلانے کا کہے اور وہ اسے پانی نہ پلائے تو وہ یزید ہے کہ پیاسے کو پانی نہیں پلاتا۔ یہ بھی یقیناً گالی ہی ہے جو دل آزاری کا سبب ہے۔ یزید پلید کے لشکریوں نے جو پانی بند کیا تھا وہ ایک الگ صورت تھی اور ہم یہاں ایک دوسرے کے پانی مانگنے پر پانی نہ پلائیں تو یہ ایک الگ صورت ہے۔ یزید کا ظلم اپنی جگہ پر بہت خطرناک تھا لیکن یہ وہ ظلم نہیں ہے بلکہ اس کو تو ظلم کہنا بھی صحیح نہیں ہے۔

کئی صورتیں ہوتی ہیں کہ انسان اپنا پانی کسی کو نہیں دیتا۔ مثلاً میرے پاس منزل واٹر کی خریدی ہوئی پانی کی بوتل ہے اور آس پاس پانی کی ایسی تنگی بھی نہیں ہے جس کی وجہ سے ہلاکتیں ہو رہی ہوں تو اولاً مجھ سے پانی کا سوال ہی نہیں کرنا چاہیے کہ میں نے پانی خریدا ہوا ہے پھر بھی مجھ سے سوال کر لیا جاتا ہے اور میں پانی نہیں پلاتا تو مجھ پر کوئی گناہ نہیں ہوگا کیونکہ میرا مال ہے میں نے نہیں دیا میری مرضی! مسائل کو سوال ہی نہیں کرنا چاہیے تھا۔

کھانا کھانے کے بعد کے مدنی پھول

﴿میرِ اہلِ سُنَّتِ كِی اِحْتِیاطُ﴾

جب پیالہ ٹیڑھا کر کے سالن نکالنے کے بعد واپس رکھتے ہیں تو شور با پیالے کی اندرونی دیواروں سے بہتا ہوا پیالے کے بیچ میں جمع ہو جاتا ہے اور بعد میں وہ دھونے میں ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ جو شور با ضائع ہوا اسے کون نکالے گا؟ اسے الیاس قادری نکالے گا۔ جی ہاں! اَلْخَبْرُ لِلّٰہ میں پیالے کی دیواروں سے شور با لیتا ہوں، میری پوری کوشش ہوتی ہے کہ ایک قطرہ، ایک دانہ، بلکہ آدھا یا چوتھائی دانہ بھی ضائع نہ ہو، ذرات تک اٹھانے کی میری عادت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے کھانے میں دیر بھی لگ جاتی ہے۔ جب گھر کے اندر کھانا کھاتا ہوں تو اس کا پورا اہتمام کرتا ہوں۔ البتہ جب عوام کے ساتھ کھانا کھاتا ہوں تو اس میں بعض اوقات کوتاہی

ہو جاتی ہے، کیونکہ سب لوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں اور نماز کا وقت بھی قریب ہوتا ہے۔ پاپے کھاتے ہوئے لوگ اس کے ذرات بہت ضائع کرتے ہیں۔ اچھا بھلا آدمی بھی جب پاپے کھاتا ہے تو چاروں طرف ذرات کی پھوار ہوتی ہے اور ذرات بچانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ کوشش کرنی چاہیے کہ حتیٰ الامکان پاپے کا کوئی ذرہ ضائع نہ ہو، ڈبل روٹی کا بھی کوئی ذرہ گرے تو پلیٹ میں گرے۔ اگر الگ بھی گر جائے تو ذرات چن لئے جائیں اور پاپے وغیرہ نکالنے کا انداز بھی ایسا ہو کہ ذرات نہ گریں، ورنہ بہت سارے ذرات تو صرف نکالنے میں ضائع ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں Generally (یعنی عموماً) کسی کو پرواہ نہیں ہوتی۔ پھل کھاتے ہوئے اتنا موٹا چھلکا اتارتے ہیں کہ کافی سارا کھانے والا حصہ بھی اس میں چلا جاتا ہے۔ پھل کا سریا پونچھ کاٹنے میں بھی بے احتیاطی سے کام لیتے ہیں، حالانکہ وہ تھوڑا سا داغ ہوتا ہے جسے کاٹنے کے پکر میں آس پاس کا بھی کافی حصہ کاٹ ڈالتے ہیں۔ ایسے لوگ آخرت کا حساب کیسے دیں گے؟ اگر کاٹنا ہے تو ٹھہری کی نوک سے صرف داغ والا حصہ کاٹیں، یا اگر زیادہ کاٹ لیا ہے تو کھانے والا حصہ کھا کر پھینکنے والا پھینک دیں، لیکن اس کے لئے بھی قدرتی طور پر ذہن ہونا چاہیے اور یہ کسی کسی کا ہوتا ہے۔ عام لوگوں کا ایسا ذہن نہیں ہوتا، لیکن اگر کوئی چاہے تو تکلفاً ایسا ذہن بنایا جاسکتا ہے۔ کسی کے سمجھانے سے بھی ذہن بن جاتا ہے۔

مسجد اور معتکفین سے متعلق مدنی پھول

﴿ مسجد میں رہنے کے آداب ﴾

سوال: ہم تین دن اللہ پاک کے گھر میں ٹھہریں گے تو کوئی ایسا عمل بتائیں جس سے ہم زیادہ سے زیادہ نیکیاں کماسکیں اور وہ کونسی باتیں ہیں جن سے ہمیں بچنا چاہیے تاکہ ہم

بجائے فائدہ اٹھانے کے نقصان نہ کر بیٹھیں؟ (۱)

جواب: اگر مسجد میں اعتکاف کی نیت کر کے رہیں گے تو اعتکاف کا بھی ثواب ملتا رہے گا۔ (۲) پھر یہاں مسجد میں رہنے کا پورا شیڈول بنا ہوا ہے اگر آپ اس کے مطابق عمل کریں گے تو آپ کا وقت بہت اچھا گزرے گا اور بہت کچھ سیکھنے کو بھی ملے گا۔ لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جو اسلامی بھائی دیگر شہروں وغیرہ سے آتے ہیں ان میں سے کچھ تورات کو مدنی مذاکرے میں شرکت کرتے ہیں اور باقی سو جاتے ہیں پھر صبح جلدی اٹھ کر گھومنے نکل جاتے ہیں اور تفریح گاہوں کا رخ کر لیتے ہیں اور کھانے کے وقت یہاں آجاتے ہیں کیونکہ ہوٹل کا کھانا مہنگا پڑتا ہے۔ اس طرح ہر گز نہ کیا جائے کہ جب آئے ہی ہیں تو شیطان سے بالکل دامن چھڑالیں اور یہاں ہی رہیں ادھر ادھر جائیں گے تو تھکن ہو جائے گی اور کچھ بھی نہیں سیکھ سکیں گے۔

﴿معتکفین کے لیے آنے والا کھانا غیر معتکف ہر گز نہ کھائے﴾

مدنی مرکز میں جو اسلامی بھائی اجیر ہیں اور باہر دکانوں پر کام کرنے والے اسلامی بھائی اعتکاف والوں کے لیے آنے والا کھانا نہ کھائیں بلکہ کسی بھی مسجد میں معتکفین کے لیے آنے والا کھانا غیر معتکف نہ کھائے ممکن ہے کئی لوگ اس طرح گھس جاتے ہوں۔ ان کو رحم آنا چاہیے ہم لوگ اپیلیں کرتے ہیں کہ یہ لنگر رضویہ ہے جو عوام نے معتکفین کے لیے دیا ہے ان کو تو چاہیے کہ یہ لوگ خود بھی مالی طور پر اس لنگر میں حصہ ملائیں نہ کہ خود کھانے کے لیے بیٹھ جائیں۔ ایسے لوگوں کو بھی سوچنا چاہیے کہ اعتکاف میں جو کھانا آتا ہے وہ معتکفین کے لیے ہوتا ہے ان کے لیے نہیں ہوتا۔ نیز یہ مسجد بھی سونے کی جگہ نہیں ہے بلکہ عبادت

[۱]..... ملفوظات امیر اہل سنت، قسط ۵۹- [۲]..... بہار شریعت، ۱/ ۱۰۲۱-۱۰۲۲، حصہ: ۵۔



کرنے کی جگہ ہے البتہ معتکفین کے لیے سونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مگر معتکفین کو چاہیے کہ سونے میں یہ احتیاط کریں کہ اپنی چادر بچھا کر سوئیں ایسا نہ ہو کہ منہ سے رال نکل رہی ہو اور جسم پر پسینہ آیا ہو اور جس سے مسجد کی دریاں اور کارپیٹ آلودہ ہو رہے ہوں۔ بہر حال ذمہ داران اور مبلغین صرف ایسے اسلامی بھائیوں کو تیار کریں جن کو دین سیکھنے کا جذبہ ہو رف قسم کے افراد اور سیر و تفریح کے خواہاں کو مت لائیں۔

بہر حال ایسے اسلامی بھائی جو مدنی مرکز میں ہی افطار کریں اور تراویح بھی یہیں پڑھنی ہو اس کے بعد مدنی مذاکرے میں شرکت کا سلسلہ ہو تو وہ بے شک مغرب کے بعد مدنی مرکز میں کھانا کھا سکتے ہیں بلکہ اگر وہ صبح تک رکنا چاہیں کہ فجر کے بعد نگران شوری کا بیان ہوتا ہے اور رات میں یہیں آرام کر لیں تو ان کو سحری بھی مدنی مرکز میں کرنے کی اجازت ہے۔ کیونکہ جب یہ دعائے افطار میں شرکت کریں گے اور روزہ بھی یہیں افطار کریں گے پھر کھانے کے لیے گھر جائیں گے اور تراویح و مدنی مذاکرے کے لیے واپس آنا ہو گا تو ان کے لیے آزمائش ہو جائے گی اور یہ تراویح میں تاخیر کا شکار ہو جائیں گے لہذا کھانے وغیرہ کا سلسلہ یہیں کر لیں لیکن اپنے ضمیر سے پوچھ لیں کہ یہ سب کس وجہ سے کر رہے ہیں کھانے کے لیے یا واقعی عبادت کے لیے؟

﴿﴾ مسجد کو بدبو سے بچائیے ﴿﴾

سوال: اگر بتی جلانے کے لیے ماچس مسجد میں جلانا کیسا؟⁽¹⁾

جواب: ماچس کی تیلی میں چونکہ بدبو ہوتی ہے تو اس سے اگر بتی وغیرہ جلانی ہو تو مسجد سے باہر اتنی دور جا کر جلائیں جہاں سے اس کی بو مسجد میں نہ آسکے۔ کیونکہ مسجد میں بدبو لانا

﴿﴾ ملفوظات امیر اہل سنت، قسط ۲۷۔ ﴿﴾



منع ہے۔ (2) مسجد کے باہر ایسی جگہ بدبو ہونا جہاں سے مسجد میں بدبو داخل ہو رہی ہو یہ بھی منع ہے اس بات کا خاص خیال رکھا جائے۔ بعض لوگوں کے پسینے میں ایسی سخت بدبو ہوتی ہے جس کی وجہ سے ان کے برابر میں کھڑا ہونا مشکل ہوتا ہے یہ مسجد میں آجاتے ہیں خصوصاً گرمیوں میں حالانکہ ایسوں کو اس حالت میں مسجد میں آنا جائز نہیں ہے ان کو بدبو دور کر کے مسجد میں آنا ہو گا۔ یوں ہی تین تین دن کے لیے تربیتی قافلے میں فیضانِ مدینہ آنے والے اسلامی بھائی اور وہ اسلامی بھائی جو اعتکاف کرتے ہیں اگر یہ احتیاط نہ کریں تو ان کے منہ میں بدبو ہو جاتی ہے۔ کیونکہ لوگ گھر میں تو اپنے منہ کی کچھ نہ کچھ صفائی کر لیتے ہوں گے لیکن مسجد میں رہتے ہوئے منہ کی صفائی میں کچھ دشواری ہوتی ہے پھر رش بھی ہو تو یہ معاملہ اور مشکل ہو جاتا ہے۔ ”حالانکہ اگر کسی کے منہ میں بدبو ہو تو وہ اعتکاف میں ہونے کے باوجود مسجد میں نہیں رہ سکتا اس کو یہاں سے جانا پڑے گا۔ اسی طرح تین دن یا جتنے بھی دن کے لیے مسجد میں آیا ہو اور یقین ہو جائے کہ منہ میں بدبو ہے تو فوراً مسجد سے نکل جائے۔“ (1) نیز کئی اسلامی بھائی مسجد میں ہونے کی وجہ سے بعض اوقات فارغ ہوتے ہیں اور کھانا بھی زیادہ کھاتے ہیں اس سے بھی منہ میں بدبو ہونے کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں کیونکہ وہ یہاں پر آکر ٹوٹھ پیسٹ اور مسواک کا استعمال نہیں کرتے۔ لہذا جس کے ساتھ بھی منہ کی بدبو کے معاملات ہیں اسے چاہیے وہ اس کا علاج کرے اور خوب احتیاط رکھے کیونکہ یہ بدبو صفائی کی کمی کی وجہ سے آتی ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!



1] مسجد میں خوشبودار رکھے، ص ۳۲- [۳] فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۱۰۲، ماخوذ از

مسجد کے آداب سے متعلق پانچ سوال و جواب

سوال: مسجد میں کچا لہسن کچی پیاز وغیرہ کھانا یا منہ میں ان کی بدبو ہوتے ہوئے مسجد میں جانا کیسا ہے؟^(۱)

جواب: مسجد میں کچا لہسن، کچی پیاز کھانا اور جب تک ان کی بو باقی ہے اس کے ساتھ مسجد میں جانا جائز نہیں اور یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بو ہو جیسے مولیٰ، کچا گوشت، مٹی کا تیل، دیاسلانی رگڑنا (رگڑنے سے بارود کی بو اڑتی ہے)۔

سوال: اگر کسی کو گندہ دہنی کا عارضہ (یعنی منہ سے بدبو آنے کی بیماری) ہو یا کوئی بدبودار زخم ہو یا کوئی بدبودار دوائی لگائی ہو تو کیا ایسا شخص مسجد میں جاسکتا ہے؟

جواب: جس کو گندہ دہنی کا عارضہ ہو یا کوئی بدبودار زخم ہو یا کوئی بدبودار دوائی لگائی ہو تو جب تک بو منقطع نہ ہو اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے۔

سوال: بدبودار دسترخوان مسجد میں بچھانا کیسا؟

جواب: بعض اوقات دسترخوان و برتنوں کی صحیح صفائی نہ ہونے یا گیلاد دسترخوان لپسٹ کر سامان میں رکھ دینے سے وہ بدبودار ہو جاتا ہے ایسا دسترخوان مسجد میں بچھانا جائز نہیں۔

سوال: وہ برتن جو بے دھلے یا صحیح نہ دھلنے کی وجہ سے بدبو چھوڑ دیتے ہیں ایسے برتن مسجد میں رکھنا کیسا؟

جواب: ایسے برتنوں کا مسجد میں رکھنا جائز نہیں ہے۔

سوال: معتکف کا مسجد میں کھانا کھانا کیسا؟

جواب: معتکف کا مسجد میں کھانا کھانا جائز ہے جبکہ غذا یا سالن وغیرہ سے مسجد آلود نہ ہو۔

۱..... یہ سوال اور اس کے بعد والے چار سوالات اور ان کے جوابات مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”مدنی قافلے

والوں کیلئے انمول تحفہ“ کے صفحہ نمبر 5 تا 8 سے لیے گئے ہیں۔

اجتماعی اعتکاف میں ہونے والے اخراجات سے متعلق دارالافتاء اہل سنت کا فتویٰ

سوال: عرض ہے کہ ہر سال رمضان المبارک میں دعوتِ اسلامی کے زیر اہتمام ایک ماہ اور آخری عشرے کا اعتکاف ہوتا ہے جس میں ہزاروں عاشقانِ رسول اعتکاف کی سعادت حاصل کرتے ہیں، چونکہ یہ اجتماعی اعتکاف ہوتے ہیں تو سحری افطاری اور دیگر انتظامات بھی اجتماعی طور پر ہوتے ہیں، اعتکاف سے متعلق اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے کہ جن کی تکمیل کے لیے چندہ جمع کیا جاتا ہے: (1) سحری (2) افطاری (3) بواب کا مشاہرہ (4) خادم کا مشاہرہ (5) طبّاخ (باورچی) کا مشاہرہ (6) معاون طبّاخ کا مشاہرہ (7) جزیٹر کا کرایہ (8) جزیٹر کا پیٹرول (9) گیس سلنڈر برائے پکائی (10) لکڑی / ایندھن (11) برتن اور دسترخوان کی خریداری برائے اعتکاف (12) ایکوساؤنڈ کا کرایہ (13) لائٹنگ کا کرایہ (14) شامیانہ، قنات اور ٹینٹ کے سامان کا کرایہ (15) تندور کی خریداری (16) جو تا اسٹینڈ کے اجیر کا مشاہرہ (17) سائیکل اسٹینڈ کے ٹھیکے کی ادائیگی (18) بجلی کا بل (19) اجیر معلم کا مشاہرہ (20) سحری و افطاری کے سامان کی آمد و رفت کے کرایہ جات (21) جزیٹر کی مرمت (22) واش رومز کی صفائی کی اجرت (23) LCD کا کرایہ (24) معتنفین کے کارڈ بنانے کے لیے نوٹو کاپی اور پلاسٹک کوٹنگ کے اخراجات (25) پیچیسویں اور چھبیسویں پراسپیشل کھانے کے اخراجات (26) دیگیں پکوانے کی اجرت (27) روٹی پکوانے کی اجرت (28) برف خریداری مع کرایہ۔

نوٹ: چندہ ”لنگر رضویہ“ کے مخصوص الفاظ کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے اور ”اعتکاف سے متعلق جملہ اخراجات کے لیے“ بھی کیا جاتا ہے جیسے: ”آپ اپنی یہ رقم رمضان المبارک کی



سحری و افطاری، بڑی راتوں اور دیگر مواقع پر غریب و امیر، معتکف و غیر معتکف، روزہ دار و بے روزہ دار سبھی کو کھانا کھلانے اور ان میں اشیائے خورد و نوش تقسیم کرنے، دریاں، تھال اور ڈیکوریشن کا سامان خریدنے یا کرائے پر لینے نیز ان کے علاوہ ہر طرح کے نیک اور جائز کاموں میں خرچ کرنے کی دعوتِ اسلامی کو مکمل اجازت دے دیجئے۔“

مفتی صاحب کی بارگاہ میں عرض ہے: اعتکاف کی مد میں ہونے والے مذکورہ اخراجات میں سے کون کون سے اخراجات لنگرِ رضویہ کی رقم سے کر سکتے ہیں اور کون سے اخراجات دعوتِ اسلامی کے عمومی عطیات (حیلہ شدہ، نافلہ) سے کر سکتے ہیں؟ برائے کرم راہ نمائی فرما دیجئے تاکہ راہ نمائی کے مطابق اعتکاف اخراجات کی پالیسی مرتب کی جاسکے، اعتکاف کے اخراجات کے لیے اگر الگ سے کچھ ایسے الفاظ مل جائیں کہ جن سے مذکورہ تمام ہی اخراجات کیے جاسکتے ہوں تو بڑی نوازش ہوگی تاکہ پھر اعتکاف کے لیے ان ہی الفاظ کے ساتھ عطیات جمع کیے جاسکیں، نیز اعتکاف کی مد میں بچ جانے والی رقم سے متعلق بھی کوئی حل ارشاد فرما دیجئے۔

جواب: اعتکاف میں ہونے والے اخراجات کی جو تفصیل سوال میں بیان کی گئی ہے ان میں سے پچیسویں اور چھبیسویں پر اسپیشل کھانے کے اخراجات کے علاوہ تمام اخراجات کی ادائیگی لنگرِ رضویہ اور اعتکاف سے متعلق جملہ اخراجات والے عطیات سے کر سکتے ہیں اور جہاں ضرورت ہو تو دعوتِ اسلامی کے عمومی عطیات (حیلہ شدہ و نافلہ) سے ادائیگی کر سکتے ہیں۔

❁ خیال رہے کہ سوال میں مذکورہ تمام اخراجات ہر جگہ نہیں ہوتے، ان اخراجات کی ادائیگی اسی جگہ کر سکتے ہیں جس جگہ اس قسم کے اخراجات معروف ہوں اور وہاں کے لوگوں کو معلوم ہوں، اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔



❁ پچیسویں اور چھبیسویں پر اسپیشل کھانے وغیرہ کے اخراجات کی ادائیگی کسی قسم کے عطیات سے نہ کی جائے، اس کے لیے کسی شخصیت سے ترکیب بنائی جائے اور وہ شخصیت اپنی نافلہ رقم سے اس کی ادائیگی کرے۔

❁ بہتر یہی ہے کہ لنگر رضویہ کی طرح اعتکاف سے متعلق عطیات جمع کرنے میں بھی چندہ دینے والوں سے ہر نیک و جائز کاموں میں خرچ کرنے کی اجازت لے لی جائے، اس طرح چندہ بچ جانے کی صورت میں دعوتِ اسلامی ہر نیک و جائز کام میں خرچ کر سکے گی مثلاً اس طرح کے الفاظ کہے جائیں کہ ”اعتکاف کے جملہ اخراجات اور ہر طرح کے نیک اور جائز کاموں میں خرچ کرنے کی دعوتِ اسلامی کو مکمل اجازت دے دیجئے۔“

❁ نوٹ: لنگرِ رضویہ اور اجتماعی اعتکاف کے لیے زکوٰۃ وصول نہ کی جائے اور خاص اسی کام کے لیے حیلہ شرعی کی بھی اجازت نہیں۔



تین فرامینِ مصطفیٰ

ﷺ کھانے والا شکر گزار و بیماہی ہے جیسا صبر کرنے والا روزہ دار۔

(ترمذی، کتاب صفة القيامة... الخ، باب ۴۳، ۲۱۹/۴، حدیث: ۲۴۹۴)

ﷺ کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا اجتماعی کو دور کرتا ہے اور یہ مرسلین علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہے۔

(معجم اوسط، ۲۳۱/۵، حدیث: ۱۶۶۷)

ﷺ اکٹھے ہو کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ کہ برکتِ جماعت کے ساتھ ہے۔

(ابن ماجہ، کتاب الاطعمة، باب الاجتماع على الطعام، ۲۱/۴، حدیث: ۳۲۸۷)

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
18	کھانے کو ضائع ہونے سے بچانے کے مدنی پھول:	1	ابتدائیہ
18	کھانے کو ضائع ہونے سے بچائیے	2	ذُرود شریف کی فضیلت
19	پچی ہوئی روٹیوں کے استعمال کا طریقہ	2	کھانا پکانے کے مدنی پھول:
19	دستر خوان پر گرے ہوئے دانے	2	کھانا پ کر لیجئے
20	کھانا خراب ہونے کی علامات!	3	اگر پکاتے ہوئے کھانا جل جائے تو اس کا ذمہ دار کون؟
20	کھانا ضائع ہونے سے بچانے کے طریقے	3	کھانا لگانے کے مدنی پھول:
22	شادی کے بیچے ہوئے کھانے کا کیا کیا جائے؟	3	مہمان کے لیے میزبان کھانا نہ نکالے
23	جو کھانا ضائع نہ کرتا ہو اُسے کجوس کہنا کیسا؟	4	کھانے اور کھلانے کا نظم و ضبط سیکھنا ہو تو۔۔
24	بادرچی خانے کی صفائی سے متعلق مدنی پھول:	5	روٹیوں کو پُچھری سے کاٹنا کیسا؟
24	گٹر کی نالی کا تحفظ	6	کیا پلٹا ہوا کھانا کھانا بے برکتی کا سبب ہے؟
25	لنگر، بازار اور جلوس کے کھانے سے متعلق مدنی پھول:	7	کھانا کھانے کے مدنی پھول:
25	جانور بیچ کر میلا دکان لنگر کرنا کیسا؟	7	روٹی توڑنے کا طریقہ
25	نیاز کے کھانے کا معیار کیسا ہونا چاہئے؟	7	لقمہ خوب چبا کر کھائیے
26	جلوس میں لنگر لُٹانا کیسا؟	8	کھانے والے کے چرے کو مت دیکھیے
28	لنگر لُٹاتے وقت بھی رزق کا احترام کیجئے	8	وقف کے کھانے سے بلی کو کھلانا کیسا؟
28	کھانا کھانے کے مختلف مدنی پھول:	9	دعوت میں کھانے کے آداب
28	مسجد میں چندہ دینا بہتر ہے یا غربیوں کو کھانا کھلانا؟	10	گوشت ہڈی والا ہی کھانا چاہیے
29	کھانے کی دعوت قبول نہ کرنے والے کا حکم؟	10	مل کر کھانے میں اس بات کا خیال کیجئے
30	کھانا کھانے کے بعد کے مدنی پھول:	11	سحری میں کون سی غذا استعمال کی جائے
31	امیر اہل سنت کی احتیاط	12	لنگر تناول کرنے میں کی جانے والی احتیاطیں
31	مسجد اور متعلقین سے متعلق مدنی پھول:	13	ٹیک لگا کر کھانا کھانا کیسا ہے؟
31	مسجد میں رہنے کے آداب	14	کھانا کھاتے وقت سنجیدہ ماحول ہونا اچھا ہے
32	مختلفین کے لیے آنے والا کھانا غیر مختلف نہ کھائے	15	اذان کے دوران کھانا کیسا؟
33	مسجد کو بدبو سے بچائیے	15	کھانے سے پہلے ”بِسْمِ اللّٰہِ“ پڑھنا پھول جائیں تو۔۔
35	مسجد کے آداب سے متعلق پانچ سوال و جواب	16	روٹی کے چار ٹکڑے کرنا کیسا؟
36	اجتماعی احتکاف میں ہونے والے اخراجات سے متعلق دارالافتا اہل سنت کا فتویٰ	16	کھانا کھاتے وقت سلام کرنا کیسا؟
39	فہرست	17	کیا کھانے پر پھونک مار کر کھانا جائز ہے؟
40	ماخذ و مراجع	17	پلاسٹک کے پیچھے سے کھانا کھانے کا حکم
		17	آیات والے برتن میں کھانا کھانے کا حکم

ماخذومراجع

***	کلام الہی	قرآن مجید
مطبوعات	مصنف / مؤلف / متوفی	کتاب کا نام
دارالکتب العربیہ بیروت ۱۳۲۷ھ	امام مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	مسلم
دارالکتب العلمیہ بیروت ۲۰۱۰ء	حافظ شیر ویہ بن شہر دار دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	فردوس الاحباب
دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ	امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	مستدرک
دار الفکر بیروت ۱۴۱۳ھ	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	المسند
دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۳۲۵ھ	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	جامع صغیر
دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۱ھ	امام بدر الدین محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	عمدة القاری
کوئٹہ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	اشعة الممعات
ضیاء القرآن پبلی کیشنز	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مراۃ المناجیح
دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	در المختار
دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	رد المحتار
دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	احیاء العلوم
دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ	حافظ ابو نعیم احمد اصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	معرفة الصحابة
دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ	حافظ ابو نعیم احمد اصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	حلیۃ الاولیاء
رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۲۰ھ	فتاویٰ رضویہ
مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	بہار شریعت
مکتبۃ المدینہ کراچی	امیر اہل سنت علامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی	کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب
مکتبۃ المدینہ کراچی	امیر اہل سنت علامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی	مسجد میں خوشبو دار رکھیے
مکتبۃ المدینہ کراچی	امیر اہل سنت علامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی	آداب طعام
***	شعبہ ملفوظات امیر اہل سنت	ملفوظات امیر اہل سنت

دو بہترین خوبیاں

حضرت سیدنا نجی بن ابوکثیر رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
فرماتے ہیں: دو خوبیاں جس شخص میں دیکھو تو
جان لو کہ ان دو کے علاوہ بھی اس کی ساری صفات
اچھی ہوں گی: (۱) زبان کو قابو میں رکھنا
اور (۲) نماز کی حفاظت کرنا۔
(حسن السمعت فی الصمت، ص ۹۷)



978-969-722-179-0



01082186



فیضانِ مدینہ، مملہ سودا گران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net